عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۲۶

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

○ تاجدار ختم نبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری تعلیمات ○

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر شرعی حد اللہ کا فیصلہ۔ سزائے موت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کا طریقہ۔ تین سانس میں پینے اور بیٹھ کر پینے کے فوائد

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ

ایک ننھے بچے نے یہودی "عالم" کو لاجواب کردیا

ایک قادیانی گستاخ رسول کی عبرتناک موت

بیل گاڑی نے اسے سیدھا جہنم میں پہنچا دیا

○ جاپان میں متعین پاکستان کے قادیانی سفیر کی کارستانی ○

انوار القرآن

رومی قریب کے ملک میں مغلوب ہوگئے ہیں، مگر مغلوب ہونے کے بعد چند سال میں وہ پھر غالب آئیں گے پہلے اور پیچھے سب اختیار خدا کے ہاتھ میں ہے اور اس دن مسلمان خدا کی مدد سے خوش ہوں گے وہ جس کو چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور مہربان ہے خدا کا وعدہ ہے خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اس پیش گوئی کا اسلوب اور سیاق سباق بتاتا ہے کہ اس کو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزے اور ان دونوں کی صداقت کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا جو قرآن حکیم نے اس پیش گوئی میں دو باتوں کی تعیین پہلی یہ کہ رومی چند سال میں غالب آجائیں گے دوسری خبر یہ دی گئی کہ خود مسلمانوں کو بھی اس وقت خدا کی مدد سے خوشی نصیب ہوگی۔

آفتاب رسالت کے طلوع پر چند سال گذر رہے تھے کہ ۶۱۳ء میں خسرو پرویز شہنشاہ ایران نے رومی سلطنت پر ایک بھرپور حملہ کیا اور عراق وشام ومصر کو فتح کرتا ہوا ایشیائے کوچک میں داخل ہوگیا، قیصر روم اس سیلاب کو روک نہ سکا ۶۱۶ء تک مشرقی روم کے تمام صوبوں پر ایران کا قبضہ ہوگیا یہاں تک کہ ایرانیوں کے محاصرے سے خود روم کا مشرقی دارالحکومت قسطنطنیہ خطرے میں پڑ گیا۔

آتش پرست ایرانیوں نے رومی علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد مسیحیت کو مٹانے کیلئے شدید ترین مظالم شروع کر دیئے پچاس ہزار آدمی قید کر لئے عیسائیوں کے مذہبی شعائر کی توہین کی گئی، گرجاؤں کو مسمار کر دیا گیا اور ان کی جگہ آتش کدے تعمیر کئے گئے، مقدس صلیب کی وہ لکڑی جس کی نسبت عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ اس پر مسیح نے جان دی تھی بیت المقدس سے نکال کر ایران کے پایہ تخت مدائن پہنچا دی گئی۔

اس وقت خسرو پرویز کی نخوت وغرور کا عجیب عالم تھا اس کا اندازہ اس خط سے ہوتا تھا جو خسرو پرویز نے بیت المقدس سے ہرقل کو لکھا تھا۔

سب خداؤں سے بڑے خدا تمام روئے زمین کے مالک خسرو کی طرف سے اس کے کمینہ اور بے شعور بندے ہرقل کے نام۔

تو کہتا ہے کہ تجھے اپنے خدا پر بھروسہ ہے کیوں نہ تیرے خدا نے یروشلم کو میرے ہاتھ سے بچا لیا؟ میں اس وقت تک صلح نہیں کروں گا جب تک تو اپنے صلیبی خدا کو چھوڑ کر آتش پرستی اختیار نہ کریگا۔

ایک طرف تو یہ واقعات ہو رہے تھے اور دوسری طرف مکہ کی سرزمین مسلمانوں پر تنگ سے تنگ ہو رہی تھی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی ۶۱۵ء میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو اپنا گھر بار چھوڑ کر حبشہ میں پناہ لینی پڑی تھی اور مکہ میں بچے کھچے مسلمان شعب ابی طالب میں محصور تھے، قریش نے یہ تدبیر سوچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام خاندان والوں کو محصور کر کے تباہ کر دیا جائے، چنانچہ قریش کے تمام قبائل نے ایک معاہدہ کیا کہ کوئی شخص خاندان بنی ہاشم سے نہ قرابت کرے گا نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دے گا یہ معاہدہ لکھ کر کعبہ کے دروازہ پر آویزاں کر دیا گیا۔

انوار الحدیث

ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش نصیب ہے وہ جسے اسلام کی توفیق ملی۔ بقدر ضرورت زندگی کا سامان حاصل ہے اور وہ مطمئن ہے۔

کسی مسلمان کی سب سے بڑی خوش نصیبی اس کا مسلمان ہونا اور نعمت اسلام سے بہرہ ور ہونا ہے کہ اسی نعمت کے ساتھ دنیا وآخرت کی کامیابیاں وابستہ ہیں اس کے ذریعہ وہ حقوق العباد کو پہچانتا ہے، حق اور باطل خیر اور شر، حلال اور حرام، نیکی اور بدی میں تمیز پیدا ہوتی ہے اور پھر راہ صداقت پر چل کر کامیابی کی منزل پر جا پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر ان گنت انعامات ہیں سے یہ سب سے بڑا انعام ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام کی نصیحتیں

جو شخص اپنے لئے خزانہ جمع کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ غریب ہے اور ایک بے سر و سامان مفلس خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ دولت مند ہے۔

اگر تم لوگوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔

اگر تو قربان گاہ پہ اپنی نذر گذار رہا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے کچھ شکایت ہے تو وہیں قربان گاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے مصالحت کر، تب آکر نذر گذار۔

اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کیلئے دعا مانگو کیونکہ خداوند کریم اپنے سورج کو نیک اور بد دونوں پہ چمکاتا ہے اور راست بازوں اور بدکار دونوں پر مینہ برساتا ہے۔

اگر تم اپنے محبت رکھنے والے سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اجر ہے؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا ہی نہیں کرتے؟ پس چاہیئے کہ تم کامل خلیق ہو۔

قسم بالکل نہ کھاؤ، بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو، لیکن اس سے زیادہ جو ہے بدی ہے۔

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

۱۲ تا ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ، ۳۰ نومبر تا ۶ دسمبر ۱۹۹۰ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ : انوار القرآن و حدیث ——— ۲
۲ : مکین سبز گنبد ہے (نعت) ——— ۴
۳ : اداریہ ——— ۵
۴ : نبی کریمؐ کی پیاری پیاری تعلیمات ——— ۶
۵ : نبی کریمؐ کے پانی پینے کا طریقہ ——— ۷
۶ : حضرت زیاد بن حارث صدائیؓ ——— ۹
۷ : عقیدۂ آخرت ——— ۱۱
۸ : مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ ——— ۱۲
۹ : ہماری ایک اہم غفلت ——— ۱۳
۱۰ : آپ کے مسائل اور ان کا حل ——— ۱۴
۱۱ : بزم ختم نبوت ——— ۱۵
۱۲ : عدل و انصاف کا قیام ——— ۱۸
۱۳ : داداپوتا کے نظریات میں تضاد (قسط نمبر ۵) ——— ۲۰
۱۴ : ایک قادیانی گستاخ رسول کی عبرتناک موت ——— ۲۳
۱۵ : پاکستان کے قادیانی سفیر کی کارستانی ——— ۲۴

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ بنوری ٹاؤن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۷۱۱۹۲۱

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

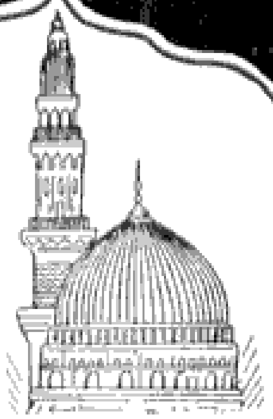

مکینِ سبز گنبد سے

تمر رام نگری

سبز گنبد کے مکیں شاہِ رسولاں آقا ! سب کے غم خوار مسلماں کے نگہباں آقا
آپ کے عہد میں جو دیں تھا بہاروں کا امیں ہو گیا نذرِ خزاں اب وہ گلستاں آقا
جگمگا دیتی تھی جو گوشۂ دل کو یکسر آج خاموش ہے وہ شمع شبستاں آقا
خواہشِ نفس ہی معبود بنا ہے اپنا ! اب نہیں پیشِ نظر سُنّت و قرآں آقا
اپنے اسلاف کے کردار سے کچھ کام نہیں ہم ہیں اب پیروی غیر پہ نازاں آقا
اپنی بے عملی کے احساس سے دل ہیں خالی ہم گنا ہوں پہ نہیں آج پشیماں آقا
طعنہ زن وہ بھی ہیں اپنی زبوں حالی پر سامنے اپنے تھے جو طفلِ دبستاں آقا
اب میسر نہیں دنیا میں کہیں جائے سکوں دیدنی اپنا ہے یہ حالِ پریشاں آقا
راہ میں دیں کی لٹا دیتے تھے جب ہم سب کچھ ! اپنے دل میں نہیں وہ جذبۂ ایماں آقا
سر ہتھیلی پہ لیے پھرتے تھے جو گام بہ گام موت سے بھاگتے ہیں اب وہ مسلماں آقا
دینِ حق کیلئے جیتے تھے جو مرتے تھے کبھی ! جانے کیا ہو گئے وہ صاحبِ ایماں آقا
جال بدعت کا ہے تاحدِ نظر پھیلا ہوا ! تیری سُنّت سے یہ اُمّت ہے گریزاں آقا
اب بھی ہے دامنِ رحمت تراپوں ہی پھیلا ہیں ہمیں تیری اطاعت سے گریزاں آقا
اپنی کملی میں چھپا لیجئے گناہ گاروں کو ! ہر طرح آج ہیں ہم بے سروساماں آقا

جانبِ عاصی ایک نظرِ رحمت کن
سبز گنبد کے مکیں شاہِ رسولاں آقا

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی پر شرعی عدالت کا فیصلہ۔ سزائے موت

آپ نے یہ خبر تو پڑھ لی ہوگی کہ پاکستان کی شرعی عدالت نے گستاخ رسول پر سزائے موت دینے کا فیصلہ کیا ہے بلاشبہ شرعی عدالت سے اسی فیصلہ کی توقع کی جاسکتی تھی ہم اس فیصلہ پر شرعی عدالت کے تمام جج صاحبان کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

شرعی عدالتیں مرحوم صدر ضیاء الحق نے قائم کی تھیں۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے شرعی عدالتوں کے وقت یہ قانون بھی بنا دیا گیا تھا کہ شرعی عدالتیں جو بھی فیصلہ کریں گی اس کی اپیل سپریم کورٹ میں کی جاسکتی ہے اب اگر کوئی شرعی عدالت کسی گستاخ رسول کے بارے میں سزائے موت کا فیصلہ کرتی ہے اور وہ گستاخ رسول سپریم کورٹ میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل کر دیتا ہے پھر سپریم کورٹ اس کی سماعت کے بعد اس کی سزائے موت منسوخ کر دیتا ہے تو ایسے میں شرعی عدالت کے فیصلہ کی کوئی اہمیت اور حیثیت باقی نہیں رہ جاتی بلکہ اس طرح شرعی عدالت ایک مذاق بن کر رہ جائے گی۔

ہم سپریم کورٹ کے جج صاحبان کی نیت پر شبہ نہیں کرتے اور نہ ہم سپریم کورٹ کی اہمیت کو گھٹانا چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارا اس بارے میں نقطۂ نظر یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے جج کے لئے مسلمان ہونا شرط نہیں ہے۔ جیسا کہ جسٹس کیکاؤس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عیسائی ہیں اور ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل کے بارے میں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ پارسی ہیں۔ اس کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے تحفظ انسانی حقوق کے نام سے جو تنظیم قائم کی ہے اس میں قادیانیوں کے علاوہ بے دین و ملحد اور دہریے قسم کے لوگ شامل ہیں۔ دراب پٹیل اور کیکاؤس دونوں ہی عیسائی اور پارسی ہونے کی وجہ سے غیر مسلم ہیں اور یہ دونوں جج کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔

اگر کوئی سیشن جج غیر مسلم ہو اور وہ ترقی کرتے کرتے ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ تک پہنچ جائے یہاں تک کہ چیف جسٹس بھی بن جائے اور پھر اس کی عدالت میں کسی گستاخ رسول کا مقدمہ پیش ہو سوچنے کی بات ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرے گا۔ جو خود گستاخ ہو اس سے انصاف کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے؟

کئی ایک سیشن جج قادیانی ہیں اگر وہ ترقی کر کے ہائی کورٹ کے جج بن جائیں پھر وہاں سے ترقی کر کے سپریم کورٹ تک پہنچ جائیں اور ان کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہو کہ قادیانی یا مرزائی گستاخ رسول ہیں کیونکہ

۱۔ ان کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ حضورؐ پہلی رات کے چاند تھے اور میں چودھویں رات کا چاند ہوں۔

۲۔ یہ کہ آیت کریمہ محمد رسول اللہ والذین معہ کا مصداق میں ہوں۔

۳۔ یہ کہ قرآن کریم خدا کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھایا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور یعنی خنزیر کی چربی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ (العیاذ باللہ)

۵۔ یہ کہ ہر مرزائی کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرزا قادیانی کے روپ میں دوبارہ دنیا میں آئے ہیں اسی وجہ سے مرزا قادیانی کا ایک مرید خاص اس کی شان میں قصیدہ خوانی کرتے ہوئے کہتا ہے۔ ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ❊ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ❊ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

تو کیا ایسے قادیانی جج سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے خلاف فیصلہ دیں۔

جب خود مرزا قادیانی پر ان کا ایمان ہے اور اس کے تمام دعوؤں کو وہ سچا کہتے اور سمجھتے ہیں تو ایسے میں وہ اپنے ہی خلاف کیسے فیصلہ دے سکتے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ شرعی عدالت کے فیصلوں کو وہی اہمیت ہونی چاہیئے جو سپریم کورٹ کے فیصلوں کی ہوتی ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلوں کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا اور اس کا فیصلہ حتمی اور آخری ہوتا ہے۔

باقی صفحہ آخر پر ملاحظہ فرمائیے

تاجدارِ ختمِ نبوتؐ کی پیاری پیاری تعلیمات

از: قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ

تعلیماتِ مصطفویہؐ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم، اعتقادات، عبادات، عادات، معاملات، مہلکات، منجیات، ریاضات، اخیات کے بارے میں بحر ناپیدا کنار ہے۔ آنحضرتؐ کی زندگی اور اسلام کی برتری اسی تعلیم پر ہے۔ میرا مطلب اس ذیل کے مضمون میں اس پاک تعلیم کا نمونہ دکھلا دینا ہے۔

تہذیب نفس (اپنے آپ کی درستی)

۱۔ دانا وہ ہے جو آپ اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے، اور کام وہ کرتا ہے جو مرنے کے بعد کام آئے۔ نادان وہ ہے جو نفس کا کہنا مانتا ہے اور خدا پر امیدیں باندھتا ہے۔

۲۔ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے، پہلوان وہ ہے جو نفس کو اپنے بس میں قابو کر لیتا ہے۔

۳۔ قناعت وہ خزانہ ہے جو کبھی خالی نہیں ہوتا۔

۴۔ غیر ضروری کا چھوڑ دینا عمدہ دینداری ہے۔

۵۔ مشورہ بھی امانت ہے جھوٹی صلاح دینا خیانت ہے۔

۶۔ شر (ایذا) یا فساد کو چھوڑ دینا بھی صدقہ ہے۔

۷۔ حیا سراپا خیر ہے (شرم و حیا میں نیکی ہی نیکی ہے)

۸۔ صحت اور فراغت ایسی نعمتیں ہیں جو ہر ایک کو میسر نہیں۔

۹۔ گذران میں میانہ روی رکھنا نصف روزی ہے۔ (دیکھ سوچ کر خرچ کرنا آدھی کمائی کے برابر ہے)

۱۰۔ تدبیر جیسی کوئی دانائی نہیں۔

۱۱۔ جو عہد کا پکا نہیں وہ دیندار نہیں۔

۱۲۔ عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

۱۳۔ مرد کی خوبصورتی اس کی فصاحت ہے۔

۱۴۔ جہالت سے بڑھ کر کوئی تنگی نہیں۔

۱۵۔ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔

۱۶۔ اچھے خلق کے برابر محبت کی کوئی تدبیر نہیں۔

۱۷۔ تواضع سے درجہ بلند ہوتا ہے۔

۱۸۔ خیرات سے مال میں کمی نہیں آتی۔

۱۹۔ اپنے بھائی کو طعنہ نہ دو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی حال میں پھنس جاؤ۔

۲۰۔ جس طرح سرکہ سے شہد خراب ہو جاتا ہے اسی طرح بدخلقی سے ساری خوبیاں جاتی رہتی ہیں۔

ماں باپ کی اطاعت

۱۔ خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے۔ خدا کا غضب باپ کے غضب میں ہے۔

۲۔ سب عملوں سے بہتر نماز کا وقت پر پڑھنا ہے۔ پھر ماں باپ کی اطاعت۔

۳۔ سب گناہوں سے بڑھ کر گناہ شرک ہے اور ماں باپ کی نافرمانی۔ پھر جھوٹی گواہی اور جھوٹ بولنا۔

رشتہ داروں سے برتاؤ

رحم (قرابت) رحمن سے نکلا ہے جو قرابت کو قائم رکھتا ہے۔ خدا اسے ملاتا ہے جو اسے چھوڑتا ہے خدا اس کو چھوڑتا ہے۔

لڑکیوں کا پالنا

۱۔ اگر کسی کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں اور اللہ سے ڈر کر ان کی اچھی تربیت کرے وہ بہشتی ہے خواہ (ایک ہو)

۲۔ لڑکیوں کی پرورش ایک امتحان ہے جو اس میں پورا اترا دوزخ سے بچا رہے گا۔

یتیموں کا پالنا

یتیم کی پرورش کرنے والا بہشت میں میرے ساتھ یوں رہے گا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں۔

بادشاہ وقت کی اطاعت

۱۔ بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے۔

۲۔ اگر حبشی غلام بھی حاکم ہو جائے تو اس کی اطاعت تم پر فرض ہے۔

۳۔ سلطنت کفر سے نہیں جاتی بلکہ ظلم سے جاتی ہے۔

رحم دلی

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہ کیا جاوے۔

بھیک مانگنے کی برائی!

۱۔ جو کوئی لوگوں سے بھیک مانگتا ہے وہ اپنے لیے آگ اکٹھی کر رہا ہے اب بہت اکٹھی کرے یا تھوڑی۔

۲۔ سب سے برا آدمی وہ ہے جو خدا واسطے دے کر مانگتا ہے اور پھر بھی اسے کچھ نہیں ملتا۔ دیکھو خدا کا واسطہ دے کر لوگوں سے مت مانگو، خدا ہی سے مانگو۔

باہمی برتاؤ

۱۔ جو چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

۲۔ تم اہل زمین پر مہربانی کرو۔ خدا آسمان پر مہربان ہوگا۔

۳۔ ایک مومن دوسرے کے لیے بجائے آئینہ ہے۔

۴۔ آپس کی محبت اور ہمدردی میں دیوار سے مثال سیکھو جس کی ایک اینٹ دوسری کو مضبوط بناتی ہے۔

۵۔ ہنس کر ملنا۔ نیک بات کہنا۔ بری بات سے منع کرنا۔ بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا۔ تھوڑی نظر والے کو راستہ بتانا۔ راستہ میں سے کانٹا پتھر ہڈی ہٹا دینا کسی کو پانی کا ڈول نکال دینا۔ یہ سب کام صدقہ جیسے ہیں۔

۶۔ سلام کرنا، غریبوں کو کھانا کھلانا۔ رات کو چھپ کر نماز پڑھنا اسلام کی اچھی نشانیاں ہیں۔

۷۔ جس کا خلق اچھا ہے۔ قیامت کے دن وہی مجھے پیارا اور میرے پاس ہوگا جس کا خلق برا ہے۔ میں اس سے بیزار اور دور رہوں گا۔ جو لوگ بیہودہ بکتے گپیں لگاتے اکڑ کرتے ہیں۔ میں ان سے بیزار ہوں

۸۔ اچھی حالت میں رہنے کا نام تکبر نہیں لوگوں کو حقیر جاننا، سچائی کو رد کر دینے کا نام تکبر ہے۔

۹۔ سب سے محبت رکھو اسی میں آدھی عقل ہے۔

۱۰۔ یہ مت کہو کہ اگر لوگ ہم سے اچھا برتاؤ کریں گے تو ہم بھی اچھا برتاؤ کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ بلکہ ایسی عادت بناؤ کہ اگر لوگ تم سے اچھا برتاؤ کریں تو تم ان سے احسان کرو اور اگر وہ تم سے برائی کریں تو تم ان پر ظلم نہ کرو۔

علم کی بزرگی

۱۔ جو کوئی علم کی تلاش میں چلتا ہے اسے بہشت کی راہ آسان ہو جاتی ہے۔

۲۔ تم جب تک علم کی تلاش میں ہو راہ خدا میں ہو۔

۳۔ علم کی تلاش پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۴۔ تحقیقات کا شوق آدھا علم ہے۔

۵۔ عبادت کی بزرگی سے علم کی بزرگی بہتر ہے۔

۶۔ حکمت و دانائی کو اپنی گم شدہ چیز سمجھو جہاں مل جائے لے لو۔

۷۔ جو کوئی علم کو چھپاتا ہے اسے آگ کی لگام پہنائی جائیگی

۸۔ جہاں علم اور حلم اکٹھے ہوں اُن سے بہتر کوئی دو چیزیں کہیں ایک جگہ اکٹھی نہ ملیں گی۔

لونڈی غلام خادم سے سلوک

۱۔ لونڈی، غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے ان کو تمہارا ماتحت بنا دیا ہے جس کے پاس لونڈی یا غلام ہو وہ اسے برابر کا کھلائے۔ برابر کا پہنائے۔ طاقت سے بڑھ کر اُس سے کام نہ لے۔ مشکل کام میں آپ اس کو مدد دے۔

۲۔ لونڈی یا غلام کو آزاد کرنا اپنے آپ کو دوزخ سے چھڑا لینا ہے۔

۳۔ ایک نے پوچھا خدمت گار کو کہاں تک معاف کیا جائے آنحضرتؐ نے فرمایا دن میں ستر دفعہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کا طریقہ

تین سانس لینے اور بیٹھ کر پانی پینے کے فوائد

از: حکیم قاری محمد یونس ایم اے راولپنڈی

آپؐ کا طریقہ پانی بیٹھ کر پینے کا تھا۔ آپ سے مروی صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پینے والے کو قے کرنے کا حکم دیا اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ بنفس آپ نے کھڑے ہو کر پانی نہیں پیا۔ لیکن زمزم کا ڈول آپ کے سامنے پیش کیا گیا جسکو آپ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

صرف زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں۔

و یعنی پانی ہمیشہ بیٹھ کر پیا جاتا ہے اس کے برعکس کھڑے ہو کر پانی پینے سے پوری طرح آسودگی کبھی نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ اس سے پانی معدہ میں اتنی دیر نہیں ٹھہرتا کہ جگر اسے دوسرے اعضاء تک ان کا حصہ پہنچا دے

تین سانس لیکر پینے میں یہ بھی حکمت ہے کہ ایک سانس میں پانی معدے کی طرف اکیدم آتا ہے جس سے یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ معدے کی حرارت جس کی مدد سے وہ کھانا ہضم کر رہا ہے سرد نہ پڑ جائے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ آب نوشی کے حکمتیں

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے حدیث مروی ہے انہوں نے بیان کیا۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتنفس فی الشراب ثلاثا ویقول انہ اروی وامرأ وابرأ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی تین سانس میں پیتے تھے اور فرماتے کہ اس سے خوب سیرابی خوشگواری اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔

شرح کرنے والوں کے نزدیک "شراب" پانی کو کہتے ہیں۔ تنفس فی الشراب کا معنی یہ ہے کہ پانی کا برتن منہ سے ہٹا کر سانس لینا پھر دوبارہ منہ لگا کر پانی پینا۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کی صراحت کی گئی ہے کہ جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے بلکہ برتن کو منہ سے الگ کر کے سانس لے۔

نیز ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ اے رسول خدا میں ایک سانس میں آسودہ نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا کہ پیالہ کو منہ سے الگ کر دو۔ پھر سانس لو اس نے کہا مجھے پانی میں تنکے دکھائی دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کو نکال کر پھینک دو۔ اس کی اسناد بالکل صحیح ہیں۔ اور بخاری اور

مسلم نے حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو مرفوعاً نقل کیا ہے جو اس طرح ہے۔

اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء

یعنی جب تم سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

اس طریقہ شرب میں بڑی حکمتیں اور فوائد ہیں۔ چنانچہ آپ نے الفاظ میں ان حکمتوں کو بیان فرمایا کہ یہ طریقہ بڑی آسودگی والا پوری طرح نفع بخش اور شفا دینے والا ہے یعنی معدے کو پیاس کی شدت اور اس کی بیماریوں سے نجات دیتا ہے معدہ چونکہ ہر وقت اپنے اندر حرارت سے خوراک ہضم کرتا ہے لہٰذا اثر کے سے معدے میں جب تین سانس لیکر پانی پہنچے گا تو پہلی دفعہ اگر اسے سکون نہ ملا تو دوسری مرتبہ ملے گا اور اگر سکون نہیں ملا تو لازماً تیسری مرتبہ ضرور سکون ملے گا اور سانس لینے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اس طرح حرارت معدہ بھی باقی رہ جاتی ہے اور معدہ کھانا بخوبی ہضم کر لیتا ہے اب قاری خود اندازہ کرے کہ برف آئس کریم یخ بستہ مشروبات معدے کو کس قدر نقصان پہنچا جو لوگ اعتدال کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیں کیونکہ بقول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو" پانی اور دیگر مشروبات نہ زیادہ ٹھنڈے ہوں اور نہ زیادہ گرم۔ اعتدال میں اگر انسان تمام عمر گزار دے تو عمر عمدہ گزر سکتی ہے۔ جنہوں نے اعتدال کی راہ چھوڑی وہ گر گئے نہ اس دنیا کے نہ اس آنے والی دنیا کے رہے۔

تین سانسوں میں پانی پینے کی ایک اور حکمت یہ بھی ہے کہ یکبارگی پانی پینے سے اچھو لگنے کا خطرہ ہوتا ہے کہ پانی کی زیادتی کی وجہ سے غذا کی نالی میں بندش پیدا ہو جائے جس سے اچھو لگ جائے اگر سانس لیکر ٹھہر گیا پھر پانی پیا تو اچھو لگنے کا خطرہ نہیں رہتا اور اسطرح غٹاغٹ پانی پینے والے کو سیرابی بھی نہیں ہوتی اور نہ خوشگواری حاصل ہوتی ہے عبداللہ بن مبارک اور بیہقی وغیرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا

اذا شرب احدکم فلیمص الماء مصاً ولا یعب عباً فانہ من الکباد

جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو اسے ٹھہر ٹھہر چسکی لے کر پیئے اور غٹاغٹ نہ پیئے کیونکہ اس سے جگر کی بیماری اور درد جگر ہوتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ایسا شخص تو ندل ہو جاتا ہے

یہ بات تجربے سے معلوم ہے کہ جب پانی یکایک معدے سے عروق ماساریقا کی مدد سے جگر پر پہنچتا ہے تو اسے پانی کی تیز ٹھنڈک کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے اور اسے کمزوری سے واسطہ پڑتا ہے اس کا اصل سبب وہ ٹکراؤ ہے جو اسکی حرارت اور آب سرد کی ٹھنڈک کے مابین ہوتی ہے خواہ وہ کیفیت کے اعتبار سے ہو خواہ کمیت کے اعتبار سے ہو اگر یہ تدریجی طور پر پہنچے تو جگر کی حرارت سے نہیں ٹکرائے گا اور نہ اس کو کمزور کرے گا۔ مثال کے طور پہ گرم ابلتی ہوئی ہانڈی میں ٹھنڈا پانی یکبارگی ڈالنے سے دال اور گوشت گلنے کا نام نہیں لیتا۔ اسی لئے تیز ٹھنڈے پانی۔ فریج کا ٹھنڈا پانی بالواسطہ یا بلاواسطہ ٹھنڈا پانی پینے سے غذا کو ہضم کرنے والی دونوں مشینیں معدہ اور جگر کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ سردی ہوا سے دخان [illegible] پیدا ہوتے ہیں۔ ملک کے اندر گیس ٹربل یعنی تبخیر کے یہی سبب ہیں۔ علاج کے بارے میں اتنا یاد رکھ لیں کہ خوراک کو فوراً کم کر دیں تاکہ معدہ میں تبخیر کم ہو جائے۔ کم خوری Dieting تمام امراض کا علاج ہے۔ پھر اس پر انسان اگر نوافل زیادہ پڑھے تو دونوں جہانوں کی کامیابی۔ روزے رکھنا اور نفل کی کثرت نبی علیہ السلام کی عالی سنتیں ہیں۔ حضور علیہ السلام کے ارشاد مبارک [illegible] کا خیال کرتا کہ اپنی زندگی میں اس چھوٹے نقطے پر رائج کرنے سے دونوں جہانوں کے منافع ہیں۔

جناب امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا

لا تشربوا نفساً واحداً کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنیٰ وثلاث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم

یعنی اونٹ کی طرح ایک سانس میں پانی نہ پیو بلکہ تم دو یا تین سانس میں پانی پیا کرو اور پینے سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہو اور پینے کے بعد حمد و ثنائے الٰہی بیان کرو۔

کھانے پینے کے شروع میں بسم اللہ اور کھانے کے بعد الحمد للہ رب العزت کی حمد و ثنا میں اس کے نفع اور خوشگواری کے لئے عجیب و غریب تاثیرات ہیں اور اس کے ضرر کے دفاع میں بھی اس کا بڑا ہاتھ ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب کھانے میں چار چیزیں جمع ہو جائیں تو سمجھو کہ کھانا مکمل ہو گیا ہے۔ کھانے کے شروع میں بسم اللہ۔ آخر میں الحمد للہ۔ رزق حلال اور کھانے والوں کی زیادتی۔ تمت بالخیر ●●

بقیہ : مولانا حفظ الرحمٰن

پاک کو پیش کروں عقل کے ذریعے دنیا کو سمجھاؤں تاکہ تمام دنیا کے لئے یکساں فائدہ ہو یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ انہوں نے سیاسی میدان میں جو بھی قربانیاں دیں وہ قوم کے لئے دیں وہ شروع ہی سے اس بات میں یقین رکھتے تھے کہ ہندوستان کی آزادی کی جنگ کامیاب ہو کر رہے گی دیر یا سویر انگریزوں کو یہاں سے جانا پڑے گا مولانا نے ۱۹۱۹ء سے ۱۹۴۷ء تک اور پھر اس کے بعد جو قربانیاں دیں وہ اسی نظریہ سے دیں ان کی خدمات کی فہرست طویل ہے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۲ء تک وہ ہندوستان میں مسلسل ملت کے کاموں میں شب و روز مصروف دکھائی دیتے تھے کسٹوڈین کے معاملات مختلف مسائل و مصائب میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو حوصلہ دلانے اور ان کی آواز ایوان بالا تک پہنچانے کی کوشش یہ ان کا محبوب مشغلہ رہا۔ ●●

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۳۵۵۷۳ —

تذکرۃ الصحابہؓ

حضرت زیاد بن حارث صدائیؓ

از: مفتی غلام مرتضیٰ، شاہ کوٹ

محدث جلیل شیخ خلیل احمد سہارنپوریؒ بذل المجہود فی شرح ابی داؤد ج ۲ ص ۱۹۵ میں فرماتے ہیں کہ زیاد بن حارث صدائی رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلام لانے کی غرض سے حاضر ہوا اور میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ! ہاتھ بڑھائیے : میں آپ کے دست مبارک پر بیعت اسلام کرتا ہوں ۔ بہرحال میں مسلمان ہو گیا ۔ اور پھر آپؐ نے فرمایا اے زیاد بن حارثؓ میں نے ایک دعوتی وفد آپ کی طرف بھیجا ہے ۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ وفد کو واپس بلالیں میں اپنی قوم کے اسلام کا ذمہ دار ہوں ۔ آپؐ نے میرے کہنے سے وفد کو واپس بلالیا ۔ پھر میں نے اپنی قوم کو ایک دعوتی مکتوب لکھا جس کی وجہ سے میری پوری قوم مسلمان ہو گئی ۔ اور میری قوم کا ایک وفد بھی آپ کی زیارت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ امام الانبیاءؐ نے فرمایا زیاد تو اپنی قوم کا سردار ہے ۔ میں نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہؐ قوم کو ایمان کی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی ۔ آپؐ نے فرمایا اس کا واسطہ تو تو ہی ہے پھر آپؐ نے مجھے فرمایا اے زیاد کیا میں تمہیں تمہاری قوم کا گورنر بنا دوں ۔ میں نے کہا ضرور بنا دیں ۔ آپؐ نے مجھے گورنری کا پروانہ لکھ کر دیا ۔ پھر زیاد بن حارث نے کہا ، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : مجھے صدقات کا عامل بھی بنا دیں ۔ آپؐ نے ان کو صدقات کا عامل بھی بنا دیا ۔ پھر آپؐ ایک سفر جہاد پر روانہ ہوئے میں بھی اس سفر میں آپؐ کے ساتھ تھا ۔ آپؐ نے صبح کو ایک منزل پر پڑاؤ کیا ۔ وہاں کے رہنے والوں نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے عامل کی شکایت کی ۔ اور کہا کہ ہمارے عامل نے زبردستی ہمارا مال چھین لیا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا واقعی تمہارے عامل نے تم پر ظلم کیا ؟ تمام نے بیک زبان ہو کر ہاں میں جواب دیا ۔ پھر آپؐ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے ۔ اور فرمایا مومن آدمی کی امارت میں کوئی بھلائی نہیں ۔ زیاد بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ فرمان سنا تو مجھے بھی اپنی امارت کے بارے میں وسوسہ پیدا ہوا ۔ بہرحال میں خاموش ہو گیا پھر ایک آدمی نے کچھ سوال کیا آپؐ نے اس کو فرمایا اگر کوئی بغیر حاجت کے سوال کرے تو یہ سوال دردِ سر اور پیٹ کی بیماری ہے یعنی لالچ و طمع سے سوال کیا پھر ایک سائل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے صدقات میں سے کچھ صدقہ عطا فرما دیں ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے صدقات کے بارے میں قرآن پاک میں صدقات کے آٹھ مصارف بیان فرمائے ہیں ۔ اگر تو بھی ان میں سے ہے تو میں تجھے ضرور بالضرور دوں گا ۔ زیاد بن حارثؓ کہتے ہیں کہ صدقات کے اس حکم کے سننے کے بعد پھر میں صدقات کی وصولی کے بارے میں وسوسہ میں مبتلا ہوا کیونکہ میں نے بھی صدقہ کا سوال کیا تھا ۔ بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصہ میں جلدی سو گئے میں آپؐ کی حفاظت کے لیے ساری رات کھڑا رہا حتیٰ کہ صبح کا وقت ہوا ۔ آپؐ نے مجھے اذان دینے کا حکم دیا ۔ میں نے اذان دینے کے بعد تمام صحابہ کرامؓ کو بھی جگایا ۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے زیاد پانی وضو کے لیے ہے یا نہیں ۔ میں نے کہا کہ معمولی پانی ہے ۔ آپؐ نے فرمایا برتن میں ڈال کر میرے پاس لاؤ میں نے پانی کو برتن میں ڈال کر حاضر کیا ۔ آپؐ نے برتن میں اپنا دایاں ہاتھ رکھ دیا میں نے دیکھا کہ آپؐ کی دو انگلیوں کے درمیان میں چشمہ جاری ہو گیا پھر آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ صحابہ کرامؓ کے جم غفیر میں اعلان کر دو جس کو جتنے پانی کی ضرورت ہو لے جائے چنانچہ پندرہ سو صحابہ کرام وضوء وغیرہ کے لیے پانی لے گئے لیکن چشمہ جاری تھا حتیٰ کہ سب نے اپنے برتن بھی پانی سے بھر لیے ۔ یہاں تک کہ آپؐ نے اس سے ہاتھ نکال لیا ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کے لیے مصلّٰی پر کھڑے ہوئے حضرت بلالؓ نے اذان (تکبیر) کہنے کا ارادہ کیا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال تمہارے بھائی زیاد نے اذان دی ہے تکبیر بھی اسی کا حق ہے ۔ بہرحال میں نے تکبیر کہی اور آپؐ نے فجر کی جماعت کرائی ۔ جماعت سے فراغت کے بعد تمام صحابہ کرامؓ اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے تو میں نے گورنری کا پروانہ آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا ۔ اور میں نے کہا اللہ کے رسولؐ اس کو پھاڑ دیں میں امیر قوم نہیں بننا چاہتا ۔ آپؐ نے فرمایا کیوں میں نے کہا کہ آپ نے رات فرمایا تھا کہ مومن کے لیے امارت میں کوئی بھلائی نہیں ۔ میں تو اللہ و رسولؐ پر ایمان رکھتا ہوں لہذا امارت کی خواہش اللہ تعالیٰ نے میرے دل سے نکال دی ہے ۔ اصل میں امارت کی خواہش اسلام میں پسند نہیں ہے ہاں البتہ واقعہ یوسفی سے کسی کو شبہ ہو کہ پھر یوسف علیہ السلام نے کیوں فرمایا ۔ قال اجعلنی علیٰ خزائن الارض یعنی مجھے وزیر خزانہ بنا دیا جائے تو اس کا بہترین جواب فوائد عثمانی ص ۳۱۸ میں علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نیک نیتی سے یہ سمجھے کہ فلاں منصب کا میں اہل ہوں اور دوسروں سے یہ کام اچھی طرح نہ بن پڑے گا ۔ تو مسلمانوں کی خیر طلبی اور نفع رسانی کی غرض سے اس کی خواہش کر سکتا ہے عبدالرحمن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص از خود امارت طلب کرے تو اس کا بار اسی کے کندھوں پر ڈال دیا جاتا ہے (یعنی غیبی اعانت مددگار نہیں) یہ اس وقت ہے جب طلب کرنا محض نفس پروری اور جاہ پسندی وغیرہ اغراض کی بنا پر ہو اگر مخلوق کی نفع رسانی کے لیے ہو تو جائز ہے بقول علامہ اقبال ؎

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری، ہوس کی وزیری
دوئی ملک و دین کے لیے نامرادی
دوئی چشم تہذیب کی بے بصیری
یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا
بشیری ہے آئینہ دار نذیری
اسی میں حفاظت ہے انسانیت کی
کہ ہوں ایک جنیدی و اردشیری

بہرحال ۔ آپؐ نے فرمایا اپنی قوم میں سے کسی آدمی کا نام

جتلا دیں میں اس کو تمہارا امیر مقرر کر دوں گا میں نے ایک نام بتلایا آپ نے اسی کو ہمارا امیر و گورنر بنا دیا۔ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا ایک کنواں ہے سردیوں میں اس کا پانی زیادہ ہو جاتا ہے اور گرمیوں میں خشک ہو جاتا ہے پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ سردیوں کی طرح گرمیوں میں بھی اس کا پانی خشک نہ ہو۔ آپ نے سات کنکریاں منگوائیں اور ان پر دعا پڑھی اور فرمایا ان سات کنکریوں کو اپنے قبیلہ میں لے جانا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ایک ایک کنکری کو کنویں میں ڈال دینا۔ زیاد بن حارث کہتے ہیں کہ ہم نے آپؐ کے حکم کے مطابق عمل کیا تو ہمارا کنواں اس عمل کے بعد کبھی بھی خشک نہیں ہوا بہرحال اس واقعہ سے آپ کے دو معجزات ثابت ہوئے۔ نمبر۱۔ انگلیوں کے درمیان سے پانی کا جاری ہونا یہ معجزہ اس کے علاوہ بخاری شریف صفحہ ۵۹۸/۱ صلح حدیبیہ کے دن بھی پیش آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صرف چمڑے کا ایک برتن جس میں پانی تھا پیش کیا گیا آپ نے اس سے وضو فرمایا تو تمام صحابہ کرامؓ آپؐ کی طرف تیزی سے بڑھے آپ نے بیتابی کی وجہ پوچھی تو لوگوں نے کہا کہ ہماری ضروریات کے لیے صرف یہی پانی تھا آپؐ نے اس کے اندر ہاتھ ڈال دیا اور آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمہ کی طرح پانی جاری ہوا چودہ پندرہ سو آدمی ساتھ تھے سب نے اس سے وضو کیا اور سیراب ہو کر پانی پیا۔

اسی طرح مسلم شریف صفحہ ۴۲۶/۲ میں ہے کہ آپؐ نے ایک سفر میں حضرت جابرؓ سے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ انہوں نے قافلہ میں بہت ڈھونڈا پانی نہیں ملا انصار میں ایک شخص تھے جو خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی ٹھنڈا کر کے رکھتے تھے حضرت جابرؓ نے آپؐ کی خدمت میں پانی نہ ملنے کی اطلاع دی تو آپؐ نے ان کو انصاری کے پاس بھیجا لیکن ان کے پاس بھی اس قدر کم پانی ملا کہ اگر انڈیلا جاتا۔ تو برتن کے خشک حصہ میں جذب ہو کر رہ جاتا۔ حضرت جابرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپؐ نے اس برتن کو منگوا بھیجا اور ہاتھ میں لے کر کچھ پڑھا اور اس ہاتھ کو طشت کے اندر رکھ کر حضرت جابرؓ کو حکم دیا کہ بسم اللہ کر کے ہاتھ پر پانی گرائیں حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے پانی ڈالنا شروع کیا تو دیکھا آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی امنڈا پھر طشت بھر گیا۔ یہاں تک کہ سب لوگ پانی پی کر سیراب ہو گئے۔ اس کے بعد آپؐ نے اس کے اندر سے ہاتھ نکال لیا تو طشت بھرا کا بھرا رہ گیا۔ اسی طرح بخاری شریف صفحہ ۴۲/۲ کتاب الاشربہ میں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک بار عصر کا وقت آ گیا۔ صرف تھوڑا سا بچا ہوا پانی رہ گیا تھا۔ آپؐ نے اپنی انگلیاں اس میں ڈال دیں اور ان کے اندر سے پانی جوش مارنے لگا یہاں تک کہ ۱۴ سو آدمیوں نے اس سے وضو کیا اور سیراب ہوئے معجزہ نمبر۲۔ خشک کنویں کا پانی کثیر ہو گیا یہ معجزہ بھی اسی جیسا ہے۔

بخاری شریف صفحہ ۵۹۸/۱ میں ہے کہ غزوہ تبوک کے سفر میں دو دو وقت کی نمازیں ایک ساتھ پڑھتے جا رہے تھے۔ ایک دن عشاء اور مغرب کی نماز ایک ساتھ ادا کی (اس سے مراد جمع صلوٰۃ صوری ہے کیونکہ حقیقی صلوٰۃ جمع کرنا جائز نہیں بوجہ قرآن کہ ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا) بہرحال آپؐ نے فرمایا کل تم لوگ دوپہر کے وقت تبوک کے پاس پہنچو گے لیکن جب تک میں نہ آ جاؤں کوئی شخص پانی کو ہاتھ نہ لگائے لوگ پہنچے تو نہر تسمہ کی طرح تنگ اور باریک نظر آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صحابہ کرام نے

باقی صفحہ ۲۴ پر

عقیدۂ آخرت اور انسانی زندگی

از: مولانا محمد رضوان صاحب ندوی

انگریزوں نے ہندوستان میں تقریباً سو سال حکومت کی اس مدت میں انہوں نے اپنی تہذیب و ثقافت کو رائج کرنے کے لیے تعلیم کی نشر و اشاعت کو ذریعہ بنایا اور مغربی نظام تعلیم کو انگریزی زبان کے ذریعہ رائج کیا اور ہندوستانیوں کو یہ احساس دلایا کہ وہ قانون کے سب سے بڑے محافظ و امین ہیں، قانون کی نظر میں بڑے چھوٹے طاقتور کمزور سب برابر ہیں اور ایسی حکمت عملی اختیار کی کہ کچھ ہی دنوں میں نوجوان طلبہ کی ایک بڑی تعداد کا نقطۂ نظر بدل گیا۔ ان کے سوچنے کا انداز بدل گیا، ان کی عادات و اطوار بدل گئے۔ وہ انگریزی بولنے اور لکھنے میں بڑا پن محسوس کرنے لگے اور نقالی کا بھوت اس طرح سوار ہوا کہ حاکم قوم کی ہر چیز کو اچھا سمجھ کر اپنا لیا اور اپنی تابناک تاریخ اور قابل فخر ماضی کو بھلا دیا۔ بلکہ اپنے ماضی کو ایک فرسودہ نظام سمجھ کر اس سے نفرت کرنے لگے اور انگریزوں کے بقول، انہوں نے رنگ اور جسم کے اعتبار سے ہندوستانی اور فکر و ذہن کے لحاظ سے ایک مغربی نسل تیار کر لی۔" یہ وہ انسانیت فراموش نسل تھی جس نے ہندوستان کے رہنے والوں کو اخلاقی گراوٹ کے دہانے پر لا کھڑا کر دیا۔ ان کا فساد بہ رنگ اصلاح زیادہ دلچسپ و دلفریب سکیمیں بناتے رہے اور خالص ذاتی اغراض کی تکمیل کو اصلاح کا رنگ دے کر "انما نحن مصلحون" ہم صرف اصلاح کرنے والے ہیں کا نعرہ لگاتے رہے۔

ان میں کچھ چیزیں تو ایسی ہیں جن کو ہر شخص فتنہ و فساد سمجھتا ہے جیسے جھوٹ، وعدہ خلافی، امانت میں خیانت، بدکاری، چوری، دھوکہ، فریب، قتل و غارتگری، خونریزی وغیرہ ہر عقلمند آدمی ان کو برا سمجھتا ہے اور ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جو دیکھنے میں بُری نہیں معلوم ہوتیں مگر ان کی وجہ سے انسانوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں اور جب انسان اپنا انسانی اخلاق کھو بیٹھتا ہے تو انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے اور ایسا بھیانک فساد جس کو روکنے میں بڑی سے بڑی حکومت اپنے سارے وسائل کے باوجود ناکام ہو جاتی ہے اس لیے کہ قانون کی تنفیذ انسان کرتا ہے جب انسان انسان نہ رہا تو قانون کی جو گت بنتی ہے اس کا تماشا آج ہر شخص علی الاعلان ہر محکمہ اور ہر ادارہ میں دیکھ رہا ہے۔ آج کی دنیا کو ترقی یافتہ کہا جاتا ہے اسکولوں اور کالجوں کا جال گاؤں گاؤں تک پھیلا ہوا ہے۔ تہذیب تہذیب کے نعروں سے زمین کا چپہ چپہ گونج رہا ہے۔ قانون سازوں اور ان کی مجلسوں کا بازار گرم ہے۔ قوانین کو نافذ کرنے کے لیے اربوں کھربوں روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ وجہ صرف یہ ہے کہ قوانین انسانوں کے ہاتھوں میں ہیں اور انسان اپنی انسانیت کھو چکا ہے اسی لیے محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پوری توجہ انسان کو انسان بنانے پر مرکوز فرمائی تھی نتیجۃً یہ ہوا کہ جرائم خود بخود ختم ہو گئے۔ نہ پولیس کی ضرورت پڑی اور نہ عدالتوں کی اور جب تک مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و تعلیمات پر عمل کرتے رہے۔ دنیا نے وہ امن و امان دیکھا تاریخ انسانی نے جس کی نظیر پیش کی اور نہ اس سے ان تعلیمات کو اپنائے بغیر اس کی توقع کی جا سکتی ہے۔ آخرت کا تصور، اللہ کا خوف، حساب و کتاب کی فکر، جنت کا شوق و تمنا، دوزخ کی ہولناکیوں کا تصور یہ وہ عقیدہ ہے جو انسان کو انسان ہی نہیں بناتا بلکہ اس کے اندر انسانیت کی اعلیٰ ترین صفت "احسان" پیدا کر کے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے وہ دنیائے انسانیت کے لیے سرچشمۂ رحمت و محبت بن جاتا ہے اور انسانی زندگی امن و سکون کا گہوارہ بن جاتی ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جس نے عرب قبائل کے درمیان نہ ختم ہونے والی منافرت کی آہنی دیواریں توڑ کر ان کو بھائی بھائی بنا دیا۔ یہاں تک کہ ان کو خونی رشتوں سے بھی بے نیاز کر دیا تھا اور ان کے دلوں سے اللہ کے خوف کے علاوہ ہر خوف نکال دیا تھا وہ بڑی سے بڑی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتے تھے۔ اس عقیدہ نے ان کو ایمان کی بے پناہ قوت اور عمل کا وہ حسن عطا کیا۔ جس نے دلوں کو مسخر کر لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ساری دنیا پر چھا گئے۔ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور جس زمانہ میں ہوا روم و مصر و شام و ایران میں یہ فلسفیانہ علوم اور الہیات کے یہ شکوک و شبہات پورے کے پورے موجود تھے مگر اس کی اصلاح علم کلام کی ایجاد سے نہیں کی گئی بلکہ قوت ایمانی اور حسن عمل کی زندہ مثالوں نے ان کے شکوک و شبہات کے پردوں کو چاک کر دیا۔ تعلیم یافتگان نبوت جہاں پہونچے سیدھی سادی اور بے پیچ و خم خدائی منطق جو قرآن کی صورت میں تھی اور اسوۂ رسول جس کے وہ خود نمونہ تھے یہ دو چراغ ان کے ہاتھوں میں تھے جس کو لے کر وہ آگے بڑھتے رہے اور تاریکی کا پردہ چاک ہوتا چلا گیا۔"

(دیباچہ حیات شبلی صفحہ ۴۳)

عرصہ دراز سے جدید تعلیم یافتہ حضرات کا ایک محدود طبقہ یہ کہتا چلا آ رہا ہے کہ اس دور میں اسلام میں لچک پیدا ہونے کی ضرورت ہے دھیرے دھیرے یہ مطالبہ اتنا بڑھا کہ جدید تعلیم یافتہ لوگ "اسلام کی تشکیل جدید" کی تدبیریں سوچنے لگے اور ان کے ذہن سے یہ بات نکل گئی کہ اسلام کی تشکیل جدید یا اس میں مختلف رعایتوں کے بعد لچک پیدا کرنے کا مطلب اسلامی تعلیمات میں تحریف و تبدیل کے سوا کچھ نہیں اور مسلمان کسی صورت میں اس کو قبول نہیں کریں گے اس لیے کہ اسلام انسانوں کو اپنا تابع بناتا ہے۔ وہ ان کا تابع نہیں بنتا اسلام چند رسوم کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے وہ انسانی زندگی کے ایک ایک گوشہ پر حاوی ہے اور ظاہر اور باطن سب اعمال کی تعلیم دیتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام میں لچک پیدا کرنے یا اسلام کی تشکیل جدید کرنے کی انہی لوگوں کو سوجھی جن کے دل میں اسلامی عقیدہ راسخ نہیں ہے وہ زبان سے یہ دعویٰ ضرور کرتے

ہیں کہ وہ مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں ہے وما ھم بمؤمنین۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ایک حدیث میں آیا ہے۔ "کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بعض لوگوں کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کتنا طاقتور، کتنا مہذب اور کتنا عقلمند ہے اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

قرآن مجید نے دشمنانِ اسلام کی متعدد جگہ تصویر کشی کی ہے اور خاص طور سے ان کی تین صفتیں بیان کی ہیں جن کی وجہ سے وہ اسلام کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

۱۔ دنیا کی موجودہ زندگی کی محبت نے آخرت سے بے خبر کر دیا ہے۔ اندھیرے میں بھٹکتے رہنے کو وہ پسند کرتے ہیں۔ روشنی سے ان کو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

۲۔ وہ اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے دوسروں کو روشنی کی شاہراہ سے روکتے ہیں۔

۳۔ وہ اپنی بدعملی کی وجہ سے اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ اللہ کے روشن اور سیدھے راستے میں کوئی خرابی مل جائے قران کو اعتراض کرنے کا موقع ملے یا ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ قرآن و سنت میں ہیر پھیر کر کے ان کو اپنے خیالات کے مطابق بنا لیں۔ ظاہر ہے یہ تین صفتیں جس کے اندر پائی جائیں وہ گمراہی کے راستہ پر اتنی دور جا چکا ہے کہ اب اس کا راہِ راست پر آنا بہت مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ "اور حق کو قبول نہ کرنے والوں کے لیے سخت سزا ہے جو دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں۔ وہ راستہ بھول کر بہت دور جا پڑے ہیں"

اگرچہ یہ تینوں صفتیں حق کے منکرین کی بیان کی گئی ہیں لیکن اگر ہم مسلمانوں میں بھی یہ صفات پائی جائیں تو معاذ اللہ ہم بھی اس وعید کے مستحق ہوں گے۔ قرآن مجید نے مومنین کی صفات کی بھی متعدد جگہ تصویر کشی کی ہے۔ اس نے عقیدۂ آخرت کو ان کی خاص صفت قرار دیا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی ایسا جن آیات

باقی صفحہ ۲۴ پر

مجاہدِ ملت
مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

مولانا حفظ الرحمٰن کسی ایک شخصیت کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک تحریک کا نام ہے جس نے اپنی سچائی، صاف گوئی، بے باکی، جرأت اور خلوص سے مصیبت زدوں کی امداد کی۔ ان کی نظر میں غریب، امیر، چھوٹے، بڑے، ہندو مسلمان سب برابر تھے۔ سب کی یکساں مدد کرتے۔ ہر انسان کی خدمت کے لئے آمادہ نظر آتے۔ وہ ایک اعلیٰ ذہن کے مالک اور کشادہ قلب کے انسان تھے۔ وہ بے حد اچھے مقرر تھے۔ ان کی تقریر میں روانی، برجستگی کی منظر اور دلائل و براہین کا مرقع ہوتی تھی۔ ان کی تقریر و تحریر سے مسلمانوں کی کھوئی ہوئی ہمتیں بندھ گئیں۔ مایوسی آس میں بدل گئی۔ مجاہد ملت زندگی کی آخری سانس تک شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے براہ راست معتمد تھے۔ ان کے علاوہ مولانا احمد سعید اور مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی کے مشوروں کی بڑی قدر کرتے ہیں اور ان سے ہر مسئلے پر تبادلہ خیال کیا کرتے تھے۔

یہ بات شاید کم لوگوں کو معلوم ہو کہ ان کا اصل نام معز الدین تھا۔ حفظ الرحمٰن مولانا کا تاریخی نام تھا جو اصل نام پر غالب آ گیا۔ مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ان کے تاریخی نام میں رحمٰن کا الف شامل ہے۔ اس طرح مولانا کا سن ولادت ۱۳۱۸ھ ہے۔ آپ کے والد حاجی شمس الدین صاحب سیوہارہ ضلع بجنور کے مشہور زمینداروں اور معززین میں سے تھے۔ آپ نے علماء حق اور اکابر اہل اللہ کا ہمیشہ ساتھ دیا۔ حاجی شمس الدین حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی قدس سرہ سے بیعت تھے۔ خاندانی اعتبار سے مولانا صدیقی تھے۔ مولانا کا خاندان ہمیشہ سے علمی خاندان رہا ہے۔ حاجی شمس الدین کے بیٹوں میں ڈپٹی فخر الدین صاحب، مولانا بدر الدین وکیل، مولانا حفظ الرحمٰن اور حکیم صلاح الدین نے اپنی اپنی جگہ نمایاں مقام بنایا۔ حاجی شمس الدین مولانا حفظ الرحمٰن کو دینی تعلیم دلانا چاہتے تھے۔ تجربات نے ثابت کیا کہ ان کا یہ فیصلہ انتہائی اہم اور صحیح تھا۔ شروع میں مولانا نے اپنے مکان کے مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد کچھ تعلیم شاہی مسجد مراد آباد میں حاصل کی۔ اس کے بعد دورۂ حدیث تک مدرسہ فیض عام سیوہارہ میں تعلیم پائی اور دورۂ حدیث کی تکمیل مولانا عبد الغفور صاحب سیوہاروی کے تلمیذ رشید سید العلماء مولانا سید احمد حسن صاحب امروہی قدس اللہ سرہ العزیز سے کی۔ اس کے بعد مولانا حفظ الرحمٰن دیوبند آ گئے اور مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہٗ اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب سے دوبارہ دورۂ حدیث کی تکمیل فرمائی۔ آپ اپنی ذہانت اور ذکاوت کی بنا پر مخصوص تلامذہ میں شامل تھے۔ تمام اساتذہ ہمیشہ آپ پر مہربان رہے۔ مولانا میں ابتدا سے ہی خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم تھا۔ وہ جب بھی کسی کو کسی خاص یا عام پریشانیوں میں مبتلا دیکھتے پوری جانفشانی اور خلوص کے ساتھ اس کی مدد پر آمادہ ہو جاتے۔ اسی جذبہ نے آگے چل کر ملکی و ملی تحریکات میں ان کو نمایاں مقام دلایا۔ سیوہارہ میں ایک نو مسلم جنابی کے انتقال کی پولیس نے اطلاع دی۔ مولانا چند ساتھیوں کو لے کر اس کوڑھی بستی میں پہنچ گئے۔ میت کی کیفیت ناقابل بیان تھی۔ بدن کا ہر عضو کوڑھ سے گل چکا تھا۔ اس قدر دردناک حالت تھی کہ کوئی اس کے قریب جاتے ہوئے گھبراتا تھا۔ مولانا نے ایک صاحب کو پانی لانے کے لئے کہا اور کپڑے کے دستانے پہنے اور اسے غسل دیا اور کفن پہنا کر اور نماز جنازہ پڑھا کر اسے دفن کر دیا۔

مولانا کی علمی خدمات بھی ان کی سیاسی اور سماجی خدمات سے کسی طرح کم نہیں۔ سیرت پاک آپ کا خاص موضوع تھا۔ ایک تقریر کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

اگر میں صرف رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت کا ذکر کروں تو غیر مسلم کیا فائدہ حاصل کر سکیں گے۔ ضرورت ہے کہ حسن عقیدت کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ عقلی حیثیت سے سیرت

باقی صفحہ پر

ہماری ایک اہم غفلت

یہ بات متفقہ طور پر تسلیم کی گئی ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے اپنے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے میں دنیا کی تمام اقوام و ملل میں ممتاز ہیں۔ محبت و سرشاری میں ناموسِ رسول ﷺ پر جان چھڑکنے والے ہر دور میں پیش پیش رہے ہیں۔ زمانہ حال کے جاں نثاروں میں غازی عبدالرشید شہیدؒ اور غازی علم الدین شہیدؒ کی سرفروشیاں ایمان میں حرارت پیدا کر رہی ہیں اور کرتی رہیں گی۔ انہی حضرات کے لیے اقبالؒ نے کہا ہے۔ ؎

ہر کہ عشقِ مصطفیٰ سامانِ اوست
بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست

جان دینے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے فرمانِ الٰہی کے مطابق اتباعِ رسول میں ایسا معیار پیش کیا ہے جس کی نظیر دیگر ادیان میں نہیں ملتی روایت ہے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے ساری عمر خربوزہ اس لیے نہیں کھایا کہ اُن کو یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ حضورؐ نے خربوزہ کس طرح کھایا ہے۔ اس حد تک احتیاط اللہ اکبر یہ کیفیت تو بزرگوں کی ہے۔ اولیاء کرام کی ہے صالحین کی ہے ایک عام مسلمان بھی رسولِ پاکؐ سے اپنی محبت کے دعویٰ کو کسی سے کمتر نہیں سمجھتا۔ حیرت ہوتی ہے کہ مسلمانوں میں اچھی خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جو محض خیالی بنیادوں پر بعض امور کے بجا لانے میں شدید غفلت برتتے ہیں۔ ان امور میں سرفہرست داڑھی نہ رکھنا ہے جبکہ مردوں کے لیے داڑھی رکھنا واجب ہے۔ یہ صورت ہند و پاک میں ہی نہیں قریب قریب ہر اسلامی ملک میں ہے۔ اُس وقت اور بھی حیرت ہوتی ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ ان افراد میں جُہلا تو شاید کم ہیں لیکن وہ افراد بھی شامل ہیں جو بفضلہٖ تعالیٰ نماز و روزہ کے انتہائی سختی سے پابند ہیں۔ کئی بار حج بھی کر آئے ہیں۔ سیرت نگار بھی ہیں۔ شاعر ایسے کہ ان کی نعتیں سنیے تو معلوم ہو کہ اُن سے زیادہ رسولؐ سے محبت کرنے والا دوسرا نہیں۔ لیکن بقول غالب ؎

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

جہاں تک برصغیر میں داڑھی نہ رکھنے کا تعلق ہے تو یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس ملک میں ہنود کی اکثریت رہی ہے۔ اور ہنود داڑھی نہیں رکھتے۔ رفتہ رفتہ مسلمانوں نے اُن کا اثر قبول کیا لیکن انگریزی راج مسلط ہو جانے کے بعد اس میں کثرت ہونے لگی۔ حکمرانوں کی خوشنودی میں لباس بھی بدل ڈالا اور صورت بھی بدل ڈالی سیفٹی ریزر کی ایجاد نے اس گمراہی میں بڑی مدد دی۔ سنا ہے کہ لارڈ کرزن کے زمانہ میں مونچھیں بھی منڈانے کی ابتداء ہوئی اور اکبر کو کہنا پڑا۔

؎ پردہ کس کا ہو جب مرد ہی زن ہو گئے

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انگریزی عملداری کے خاتمہ کے بعد بھی غلامی میں جو عادت پڑ چکی تھی وہ نہ بدلی بلکہ اس میں اور پختگی آگئی کیونکہ اب مغربی تہذیب عالمگیر ہو گئی یعنی Global civilization اور اب اس کی زد میں دنیا کا ہر ملک ہے۔

یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جو حضرات داڑھی نہیں رکھتے وہ داڑھی رکھنے کا شرعی جواز تسلیم کرتے ہیں لیکن داڑھی نہ رکھنے کی جو وجوہات بتلاتے ہیں وہ محض خام خیالی پر مبنی ہوتی ہیں اس لیے اُن میں انحراف نہیں ہوتا۔ ہم اس کو انسانی فطرت پر محمول کرتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی توجہ ایک سبق آموز واقعہ کی طرف دلاتے ہیں۔ مرزا محمد حسن قتیل (المتوفی ۱۲۳۳ھ) مشہور شاعر گزرے ہیں۔ اُن کے صوفیانہ کلام سے متاثر ہو کر ایک ایرانی ان سے ملاقات کے لیے آیا جس وقت ان سے ملاقات ہوئی تو مرزا داڑھی منڈا رہے تھے اس نے تعجب سے دیکھا اور کہا: آغا ریش می تراشی، (جناب آپ داڑھی منڈا رہے ہیں) مرزا نے جواب دیا بلے موئے می تراشم، دلے کسے رانمی خراشم (ہاں بال تراش رہا ہوں لیکن کسی کا دل تو نہیں چھیل رہا ہوں) ایرانی نے بے ساختہ جواب دیا "آرے دلِ رسول می خراشی" یہ سن کر مرزا قتیل کو وجد آ گیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ مقصد یہ تھا کہ گو کوئی محبوبِ خدا کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کی ہمت نہیں رکھتا تو اللہ کے واسطے آپؐ کا دل تو نہ دکھایا جائے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ ہر قابل ہو تو داڑھی سے وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس واقعہ کو سن کر ہر اُس مسلمان کو جس کو ابھی تک داڑھی رکھنے کی توفیق نہیں ہوئی بے چین و مضطرب ہو جانا چاہیے اور اگر رسول اللہؐ سے محبت میں اس کا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے تو راہ عمل اُس کے لیے کھلی ہوئی ہے یعنی وہی جو مرزا قتیل نے کیا کہ جب ہوش میں آئے تو داڑھی منڈانے سے توبہ کی اور ایرانی کو یہ شعر کہہ کر دعا دی۔

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی
مرا با جانِ جاں ہمراز کردی

یعنی اللہ تمہیں جزا دے کہ تم نے مجھے گناہ سے بچا کر اللہ سے ملا دیا۔ ہم اللہ پاک سے دست بدعا ہیں کہ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے تاکہ ہم نبی کریمؐ کی ہر ہر سنت پر عمل پیرا ہوں۔

؎ بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

اس واقعہ کے بعد ہم عربی زبان کا ایک شعر پیش کرتے ہیں جو اپنی جگہ اس قدر جامع ہے کہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں

تعصی الرسول و انت تظھر حبہ
ھذا لعمری فی الفعال بدیع
لوکان حبک صادقا لاطعتہ
ان المحب لمن یحب مطیع

ترجمہ: تم رسول کی نافرمانی کرتے ہو (عملاً) اور زبان سے اظہار محبت کرتے ہو میری زندگی کی قسم یہ تو افعال میں عجیب ہے۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تم ان کی اطاعت کرتے اس لیے کہ جو جس سے محبت کرتا ہو اس کی اطاعت بھی کرتا ہے۔"

مسلمانوں کو اقوام و ملل میں اپنی ایک امتیازی حیثیت قائم رکھنے کے لیے ہدایت کی گئی ہے مثلاً بعض احادیث کا مفہوم اس طرح سے ہے کہ "فلاں" کام یہود یا نصاریٰ کرتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اُس کے برعکس کریں۔ آج اقوامِ عالم پر ایک عالمگیر تہذیب و تمدن مسلط ہو چکا ہے جس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ چاہے جاپانی ہو چاہے افریقی چاہے روسی ہو یا امریکی سب لباس کے اعتبار سے ہم وضع نظر آتے ہیں ایسی صورت میں خد و خال اور

باقی ص۲۴ پر

آپ کے مسائل

از: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب: محمد منظور احمد الحسینی صاحب

داڑھی کا مذاق اڑانا

ایک صاحب ——— کراچی

(۱) اگر کوئی شخص کسی کی داڑھی کے بارے میں سنجیدہ طور پر یا مذاقیہ بول لے کہ یہ گھا کیوں رکھا ہوا ہے۔ یا یہ جھاڑیاں کیوں رکھی ہوئی ہیں یا یہ جنگل ہے تو ایسے شخص کا ایمان باقی رہا کہ نہیں؟

ج:۔ نبیؐ کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل میری کتاب "آپ کے مسائل اور ان کا حل" جلد اول میں شائع ہو چکی ہے اسے دیکھ لیا جائے۔

۲:۔ کیا بھائی بہن، باپ بیٹی، ماں بیٹے کو رات کے وقت تنہا ایک ہی چھت کے نیچے سونا حرام ہے؟

ج:۔ خوف فتنہ کی وجہ سے تنہائی میں نہیں سونا چاہئے۔

۳: موحدین کون لوگ ہیں۔

ج: جو لوگ توحید کے قائل ہوں۔

س:۔ اگر ایک شخص صرف ایک معبود پر یقین رکھتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی کونے پر کیوں نہ رہتا ہو تو اس کا شمار بھی موحدین میں ہوگا۔ ایسوں کا کیا حشر ہونا ہے؟

ج اگر کفر سے کنارہ کش تھے تو ان کی نجات ہے ورنہ نہیں

ریڈیو کی تلاوت سے سجدہ تلاوت کا حکم

ام ماریہ ——— کراچی

عرض یہ ہے کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیکر مشکور فرمائیں۔

س:۔ اگر ریڈیو وغیرہ سے تلاوت سن رہے ہوں تو سجدہ آجائے تو اس پر سجدہ کرنا ہوگا کہ نہیں۔ اور نعت ریڈیو پر سننے پر درود شریف پڑھنا ہوگا کہ نہیں؟

ج:۔ ریڈیو کی تلاوت اگر براہ راست ہو تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہے اور اگر تلاوت کی کیسٹ ہو تو سجدہ واجب نہیں۔ درود شریف پڑھ لینا چاہئے۔

س:۔ صدقہ نفل اور خیرات اور صدقہ فرض میں کیا فرق ہے؟

ج:۔ صدقہ فرض زکوٰۃ کو کہتے ہیں، صدقہ فطر واجب ہے، باقی صدقات نفل ہیں اور اگر کسی صدقہ کی نذر مان لی ہو تو وہ بھی واجب ہے۔

س:۔ مردوں کا عیدین کے موقعہ پر یا کسی شہر سے باہر سے اگر کوئی آئے تو کافی عرصے بعد ملنے پر گلے ملنا کیسا ہے؟

ج:۔ عیدین پر گلے ملنا تو رسم ہے۔ ملاقات کے وقت عورت کا عورت سے گلے ملنا جائز ہے۔

طلاق کا لفظ ۳ بار کہنے سے چاروں اماموں کے نزدیک ۳ طلاقیں واقع ہو گئیں،

محمد محبوب ——— کراچی

میرا ایک دوست جو کہ دوسری شادی کر چکا ہے جبکہ پہلی بیوی سے اس کے چار بچے تھے تو ان کے آپس کے جھگڑے کی وجہ سے وہ پہلی بیوی ناراض ہو کر یہاں مقیم بہن کے گھر چلی گئی۔ چند دنوں میں کچھ لوگ (جرگہ) کی صورت میں بمع میرے دوست کے وہاں لڑکی کو لینے کے لئے چلے گئے لیکن وہاں صلح کے بجائے لڑکے نے گرمجوشی میں آکر عورت کو کہہ دیا کہ میں نے تم کو طلاق دی۔ طلاق دی۔ طلاق دی۔ (اس مجلس میں موجود نہیں تھا۔)

دوسرے دن وہ سب لوگ بطور (جرگہ) میرے گھر آگئے اور مجھے مجبور کیا کہ تم جا کر اس سے اس طلاق کے کاغذ پر دستخط کروا دو۔ ہم اس کے گھر نہیں جائیں گے۔ جس میں اس لڑکے کے قریبی رشتہ دار بھی شامل تھے خاص کر کے ایک حقیقی چچا بھی لڑکے کا۔ لڑکے نے طلاق نامہ پر دستخط تو نہیں کر کے دیئے البتہ وہ میرے گھر چلا آیا جہاں پر جرگہ بیٹھا ہوا تھا۔ تو وہاں پر

تصحیح:۔ ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۹ شمارہ ۲۱ صفحہ ۷ پر سوالات کے جوابات میں آخری سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ غیر مسلم کے سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہہ دیا جائے یہ سہو کاتب ہے۔ اصل عبارت یوں تھی کہ صرف وعلیکم کہہ دیا جائے۔

میں نے اس سے یہ پوچھا کہ تم آخر دستخط کیوں نہیں کر کے دیتے تم نے طلاق دی بھی ہے یا نہیں۔ تو اس نے جرگہ کے سامنے مجھے کہا کہ میں نے طلاق دی ہے۔ میں نے پھر پوچھا کہ تم صحیح کہہ رہے ہو تو اس نے کہا جی میں نے طلاق دی۔ پھر میں نے پوچھا تم ہوش میں ہو پھر یہی جواب کہ میں نے طلاق دی ہے لیکن دستخط گاؤں جا کر کروں گا۔ اس طرح کہ یہ بیان اس نے تقریباً دو تین مرتبہ دینے کے بعد کچھ مہینے گھر گیا اور وہاں جا کر اس نے لڑکی کو دوبارہ بیوی بنا لیا۔ حالانکہ لڑکی کراچی میں ایک ماہ رہی ہے تو چار بچوں سے دور بچے اس نے یہاں ہی رکھ لئے (لڑکے نے) اب جب لڑکا گاؤں گیا تو وہاں پر خدا جانتا ہے کہ اس لڑکے نے کیا بیان دیئے البتہ ایک مولوی صاحب سے فتویٰ لے لیا کہ ایک مرتبہ تین طلاق دینے سے طلاق نہیں ہوتی تم دونوں میاں بیوی ہو۔ اب ایک ہفتہ سے جب وہ کراچی واپس آیا تو مجھ سے ملاقات کے بعد اس نے بتایا کہ مولوی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ تمہاری بیوی تم پر جائز ہے جب کہ میں نے اسے کہا کہ تم نے شاید مولوی صاحب کو کیا بتا کر یہ ثابت کروا دیا ہے۔ البتہ حقیقت میں تم اب زنا کر رہے ہو تو یہ بیوی تمہاری کیسے جائز ہے جب کہ تم نے مختلف جگہ پر یہ بیان دیا ہے کہ میں نے طلاق دے دی ہے کاغذ گاؤں جا کر دوں گا جس کے ہم بہت سارے گواہ یہاں کراچی میں موجود ہیں۔ دوسرا اصل میں اس کیس کا تعلق اور گواہ سب کراچی میں تھے۔ اب آپ سے التجا ہے کہ میرے خط کو تفصیلاً پڑھ کر مسائل یا اخبار کے ذریعے جواب دیں میں کچھ رہا ہوں کہ وہ ظالم گناہ کر رہا ہے جس کے خاموش رہنے سے ہم جو اس کیس میں بلکہ میرے تو گھر میں اس نے جو بیان دیا میں سمجھتا ہوں سب سے زیادہ مسئلہ میرے لئے ہے کہ میں خاموش کس طرح یہ گناہ برداشت کروں آخر ایک دن جواب دینا ہوگا۔

ج:۔ اگر اس نے طلاق دی کے الفاظ تین بار کہے تھے تو

باقی صفحہ ۲۰ پر

نئی حکومت اور اس کی ذمہ داریاں

نصر من اللہ ـــــــ چترالی

چونکہ چوبیس اور ستائیس اکتوبر ۱۹۹۰ء کے عام انتخابات میں پاکستان میں پہلی مرتبہ پاکستانی عوام نے کھل کر واضح طور پر اسلام کے حق میں اپنا مینڈیٹ دیا ہے اب یہ نئی حکومت اور نومنتخب اراکین اسمبلی کا فرض ہے کہ وہ عوامی مینڈیٹ کا صحیح معنوں میں احترام کریں۔ سب سے پہلا اہم ذمہ داری نئی حکومت کے لیے یہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان میں شریعت کے نفاذ کے لئے مؤثر اقدامات کرے اور سالوں دہائیوں کے اندر اندر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں محمد عربی کا عادلانہ نظام نافذ کر کے مسلمانان پاکستان کی دیرینہ خواہش پوری کرے جس کے لئے پاکستان کے مسلمانوں نے نئی حکومت کو منتخب کیا ہے۔ دوسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ کشمیری حریت پسندوں پر کئے جانے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھائے اور مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق پرامن طور پر کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرے۔ تیسری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ افغانستان کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے خلوص نیت سے کام کرے تاکہ افغانستان کا مسئلہ حل ہو سکے اور افغان مجاہدین سرخرو ہوں اور مہاجرین باعزت طریقے سے اپنے وطن اور اپنے گھروں کو واپس جا سکیں۔ چوتھی اہم ذمہ داری یہ ہے کہ خلیج کے بحران کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرے اور ارض مقدس سے امریکی افواج کو غیر مشروط طور پر واپس کرنے کی کوشش کرے۔ اور بیت المقدس کی آزادی اور فلسطین کے مسلمانوں پر ظلم و استبداد سے نجات کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ ●

حل پرچہ امتحان

محمد افضل شیر ـــــــ بی ایس سی (پنجاب)

زندگی ایک امتحان ہے۔ یہاں ہر شخص اپنے پرچہ کا جواب لکھ رہا ہے اس امتحان کے پرچے کو آسان بنایا جا سکتا ہے ایسے گر موجود ہیں جنکی مدد سے تھوڑی سی محنت کر کے زیادہ نمبر حاصل کئے جا سکتے ہیں پہلا گر تو یہ ہو کہ ہر کام کرتے وقت نیت کریں کہ میں یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے کر رہا ہوں یہی خلوص نیت ہے اس سے آپ کی ہر معمولی نیکی بھی وزن دار ہوگی اور قیامت کے روز میزان عمل کا نیکیوں والا پلڑا جھکا دے گی۔ یاد رکھو جو کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نہ کیا جائے وہ راکھ کی طرح بے وزن ہے اور قرآن پاک کے مطابق قیامت کے روز اسے راکھ ہی کی طرح بکھیر دیا جائے گا۔ جتنے اعمال دکھاوے کیلئے یا پیسوں کے لئے یا شہرت کے لئے کئے جاتے ہیں وہ سب ضائع ہو جاتے ہیں۔ دوسرا گر یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے دلی محبت کی جائے۔ ان کا ادب کیا جائے۔ دل میں بھی ان کا ادب ہو زبان سے بھی ان کا نام ادب سے لیا جائے۔ انکے بارے میں گستاخی کے کلام نہ لیا جائے۔ ان کے دوستوں سے دوستی اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھی جائے۔ تیسرا گر یہ ہے کہ ہر کام کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا جائے۔ اگر با آواز بلند پڑھا جائے تو دوسروں کو بھی ترغیب ہوگی۔ چوتھا گر یہ ہے کہ واقف اور ناواقف سب کو سلام علیکم کہنے میں پہل کرے۔ پانچواں گر یہ ہے۔ جب کوئی پوچھے کیا حال ہے؟ تو جواب میں الحمد للہ یا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہا جائے۔ شکر کا بہت درجہ ہے اسی طرح صبر کا درجہ بھی بہت بلند ہے صبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے بے حساب اجر ہے حالات اچھے نہ ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں زبان پر حرف شکایت نہ لائے۔ حتی الوسع ہر وقت زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھا جائے۔ ایک حدیث قدسی کے مطابق جب کوئی شخص ایک بار سبحان اللہ یا الحمد للہ کہتا ہے تو زمین و آسمان کے درمیان ساری فضا ثواب سے بھر جاتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ان کلمات کو زبان سے ادا کرنا آسان ہے مگر قیامت کے دن میزان عمل میں ان کا وزن سب سے زیادہ ہوگا۔ زبان کو گالی گلوچ سے بچایا جائے۔ گالی گلوچ غلاظت ہے اور گالیاں دینا منہ میں غلاظت بھرنا ہے بلکہ لغو اور فضول باتوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے ان سے بہت نقصان پہنچتا ہے ان کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے پیارے ناموں میں سے کسی ایک اسم کا ورد رکھیں۔ اگر آپ کو علم کا شوق ہے تو یا علیم کا ورد رکھیں۔ رزق کی تنگی ہے تو یا رزاق کا ورد رکھیں۔ دشمن کا خطرہ ہے تو یا حفیظ اور یا قوی کا ورد رکھیں۔ ●●

موافقات

سیدنا عمر فاروق اعظمؓ

از: مولانا احسان دانش، راولپنڈی

امیر المومنین قاتل المشرکین حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کے فضائل و مناقب پر محدثین و مورخین نے سینکڑوں کتابیں لکھ کر ان کی عظیم شخصیت کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور تا قیام قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ ہر فرد مسلم کو اس بات کا یقین کامل ہے کہ اسلام قرآن و سنت اور حضورؐ تاجدار ختم نبوت سے آگہی صرف اور صرف صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نفوس قدسیہ کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے۔ صحابہ ہر شمع رسالتؐ کے پروانے اور آسمان رشد و ہدایت کے تابندہ ستارے ہیں۔ اصحاب رسولؐ یوں تو تمام کے تمام روشنی کے مینار اور اپنی عظمت حالات میں یکتائے روزگار ہیں مگر ان میں جو درجات خلفائے راشدین کو حاصل ہیں ان کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں مل سکتی۔

فاروق اعظمؓ خلافت کے اعتبار سے تو خلیفہ دوم ہیں مگر بعض امتیازی خصوصیات کی وجہ سے تمام اصحاب رسولؐ میں یکتا نظر آتے ہیں۔ ذیل میں آپ کے چند موافقات قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ کو بھی آپ کی رفاقت کی سعادت میسر آئی۔ بیت اللہ کا طواف کر کے جب فارغ ہوئے تو سرکار طیبہؐ نے آپ کو وہ پتھر دکھایا

جس پر موحد اعظم جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی تھی اور آپ کے قدموں کے نشان اس پتھر پر ثبت ہو گئے تھے حضرت عمرؓ اس پتھر کو دیکھ کر بے قرار ہو گئے اور رحمت عالم سے عرض کیا کہ حضور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس مقام پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کے دو نفل ادا کروں۔ حضرت عمرؓ نے جب اس قلبی خواہش کا اظہار کیا۔ مولیٰ کریمؐ نے اسی وقت جبریل امین کو وحی الٰہی دے کر بھیج دیا کہ میرے محبوب سے فرما دو جو تیرا عاشق عمرؓ فرش پر چاہتا ہے وہی تیرا رب عرش پر چاہتا ہے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی

"اور بناؤ مقام ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ"۔ (سورۃ بقرہ) ●●

غزوہ بدر کے قیدی اور حضرت عمرؓ

غزوہ بدر اسلام کی پہلی جنگ عظیم ہے جس نے کفر کی کمر توڑ کر دین اسلام کو چار دانگ عالم میں منور کر دیا۔ صحابہؓ نے اس جانفشانی اور سرفروشی سے اس جنگ میں کام کیا کہ عرش بھی دادِ تحسین کے پھول برسانے لگے۔ مولیٰ کریمؐ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی اور سرداران قریش اور مشرکین مکہ کو اس قدر عظیم شکست دی کہ تاریخ عالم میں کفر کے لیے اس سے بڑا کوئی صدمہ نہیں ہوگا۔ بڑے بڑے کافر مارے گئے ابو جہل جیسا دشمن جہنم رسید ہوا اور ان کے اچھے خاصے معزز افراد گرفتار ہوئے۔

گرفتار ہونے والوں میں حضورؐ کے سگے چچا عباس اور چچا زاد بھائی عقیل بھی شامل تھے۔ مدینہ منورہ میں جیل تو تھی ہی نہیں قیدیوں کو مختلف افراد کے ہاں تقسیم کر دیا گیا اور مسلمانوں کو قیدیوں سے حسن سلوک کی تاکید فرما دی گئی۔ اسی حسن سلوک کا نتیجہ تھا کہ بہت سی قیدی مسلمانوں کا اخلاق دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ انہیں بالآخر اسلام کے آغوش میں پناہ لینا پڑی۔ تاجدار مدینہ نے صحابہؓ سے قیدیوں کے بارے میں مشورہ کیا تو خلیفہ اول بلا فصل افضل البشر بعد الانبیاء جناب سیدنا صدیق اکبرؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ ان میں آپ کے اور مسلمانوں کے عزیز بھی قیدی ہیں اگر ان قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے تو ہو سکتا ہے اسلام قبول کر لیں اور مسلمانوں کے اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر ہماری جماعت کی کثرت کا باعث بن جائیں۔ ان سے وصول کردہ مال غریب مسلمانوں کے کام آئے گا یا کسی جنگ میں اس سے کام لیا جا سکتا ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی اس رائے کو نہ صرف صحابہؓ ہی نے پسند کیا بلکہ سید الاولین والآخرینؐ نے بھی پسند فرمایا اور اسی کو ترجیح دی۔ حضرت فاروق اعظمؓ سے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رائے پوچھی تو آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام وہ لوگ ہیں جنہوں نے شب و روز آپ کی مخالفت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے لیے سرزمین مکہ میں رہنا اور سکون سے زندگی گزارنا دوبھر کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کی راہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی تھیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے جیسی موقع دیا ہے آج ان دشمنانِ اسلام کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ میرے رشتہ دار میرے حوالے فرما دیجئے اور دوسروں کے رشتہ داران کے حوالے فرما دیں کیونکہ عمرؓ خدا اور رسولؐ کے دشمنوں کو کرۂ ارض پر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔ حضرت عمرؓ نے جو نہی یہ رائے دی تو رحمۃ للعالمین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ میرے محبوب جو رائے عمرؓ کی فرش پر ہے وہی رائے میرے عرش پر ہے۔ چونکہ آپ ایک فیصلہ فرما چکے ہیں اس لیے فیصلہ وہی بحال رکھا جائے مگر رائے عمرؓ کی درست ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔ ماکان لنبی ان یکون لہ اسری الخ

اس آیت کریمہ کے نزول کے وقت سرکار دو عالمؐ اور حضرت ابوبکرؓ پر گریہ طاری تھا۔ معلوم ہوا کہ غزوہ بدر کے قیدیوں کے سلسلہ میں حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق وحی الٰہی نازل ہوئی۔ ●●

ایک ننھے بچے نے

یہودی "عالم" کو لاجواب کر دیا

از: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

یعقوب ہاشمی کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو الہذیل نے بیان کیا کہ ایک یہودی بصرے میں آیا اور اس نے عام متکلمین کو بند کر دیا۔ میں نے اپنے چچا سے کہا میں اس یہودی سے مناظرہ کرنے کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ چچا نے کہا بیٹا! وہ متکلمین بصرہ کی ایک جماعت کو ہرا چکا ہے میں نے کہا مجھے ضرور جانا ہے تو چچا نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم اس یہودی کے پاس پہنچ گئے میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ وہ ان لوگوں سے جو اس سے بحث کرتے ہیں۔ اپنے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اقرار کراتا ہے پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ ہم اس نبی کے دین پر ہیں جس کی نبوت پر ہم (مسلمانوں) نے بھی اتفاق کیا۔ (اور ہم نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتفاق نہیں کرتے) تو ہم اس دین کو کیوں مانیں جس کا نبی متفق علیہ نہیں ہے اور اس کا اقرار کیوں کریں اب میں اس کے سامنے پہنچ گیا میں نے کہا میں تجھ سے سوال کروں یا تو مجھ سے سوال کرے گا۔ اس نے کہا بیٹا کیا تو دیکھتا نہیں میں نے تیرے مشائخ کو گفتگو میں بند کر رکھا ہے میں نے کہا ان باتوں کو چھوڑو اور میری ان دو باتوں میں سے ایک اختیار کرو اس نے کہا کہ میں سوال کرتا ہوں؟

کیا موسیٰ علیہ السلام اللہ کے انبیاء میں سے ایک ایسے نبی ہیں جن کی نبوت صحیح اور ان کی دلیل ثبوت ثابت ہے تو اس کا اقرار کرتا ہے یا انکار اگر انکار کرتا ہے تو تو مجھے اپنے صاحب (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے گا۔ میں نے اس سے کہا کہ جو سوال تو موسیٰؑ کے بارے میں مجھ سے کر رہا ہے میرے نزدیک اس میں صورتیں ہیں ایک یہ کہ میں اقرار کرتا ہوں اس موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا جس نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے صحیح ہونے کی خبر دی اور ہم کو حکم دیا کہ ان کے اتباع کا اور بشارت دی ان کی نبوت کی اگر تو اس موسیٰ کے بارے میں مجھ سے سوال کر رہا ہے تو میں اس کی نبوت کا اقرار کرتا ہوں اور اگر تو جس موسیٰ کے بارے میں مجھ سے سوال کر رہا ہے وہ ایسا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار نہیں کرتا اور اس نے ان کے اتباع کا ہم کو حکم نہیں دیا اور نہ اس نے ان کی آمد کی بشارت دی تو میں اس کو نہیں پہچانتا اور نہ میں اس کی نبوت کا اقرار کرتا ہوں۔ اور میرے نزدیک دو صورتیں ہیں اگر وہی تورات مراد ہے جو اس موسیٰ پر نازل ہوئی جس نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا تھا اور یہ توریت میں ہے اگر وہ توریت مراد ہے جس کا تو دعویٰ کر رہا ہے تو جھوٹی ہے اور میں اس کی تصدیق نہیں کروں گا پھر اس نے کہا کہ میں تجھ سے علیحدگی میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں جو صرف میرے اور تیرے درمیان ہوگی میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی نیک بات ہو میں اس کے قریب پہنچ گیا اس نے آہستہ آہستہ مجھے گالیاں دینا شروع کر دیں۔ کہ تیری ماں ایسی اور ایسی ہے اور جس نے تجھے تعلیم دی اس کی ماں ایسی ہے وہ گالیوں میں بجائے کنایہ کے عریاں الفاظ استعمال کر رہا تھا در اصل وہ کوشش کر رہا تھا کہ میں اس پر حملہ کر بیٹھوں پھر اس کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ مجھ پر حملہ کر دیا گیا (اس لئے میں جا رہا ہوں مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا) پھر میں حاضرین مجلس سے مخاطب کیا اور میں نے کہا اللہ تم کو عزت دے کیا میں نے اس کو جواب نہیں دیا۔ سب نے کہا بے شک پھر میں نے کہا کہ اس نے جب مجھے سرگوشی کی تو مجھے ایسی گالیاں دیں جن سے حد واجب ہوتی ہے اور میرے استاد کو بھی ایسی ہی گالیاں دیں اور اس نے یہ خیال کیا تھا کہ میں (یہ مغلظات) سن کر اس پر حملہ کر دوں گا پھر اس کو یہ دعویٰ کرنے کا موقع مل جائے گا کہ ہم نے اس پر حملہ کیا تھا اب تم پہچان چکے ہو کہ کس قماش کا شخص ہے بس پھر تو عوام کے ہاتھوں سے اس پر جوتے پڑنا شروع ہو گئے اور وہ شہر سے بھاگتا ہوا نکلا اور وہاں لوگوں کے ذمہ اس کا بہت سا قرض تھا اس کو بھی چھوڑ گیا کیونکہ اس طرح لاجواب ہونے کے بعد جو چیز اس کو پیش آئی وہ خطرناک ہے۔ (کتاب الاذکیہ صفحہ ۱۹۵)

پیارے بچو! ایک ننھے مجاہد اسلام نے کتنے بڑے یہودی عالم کو لاجواب کر دیا۔ بچو! تم بھی علم حاصل کرو علم ہوا تو تم بھی دین کا اسی طرح کام کرو گے جس طرح اس ننھے مجاہد نے کیا۔ دیکھو بچو! علم عزت والی چیز ہے اس بچے کے پاس علم تھا تو اس کے ایک اشارہ پر لوگوں نے یہودی کو خوب جوتے مارے۔

بچو! یہودی اسلام کے اور مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں اس وقت یہ ہمارے ملک میں یہ کافی تیزی سے اپنا مشن پھیلا رہے ہیں۔

بچو! تم ان یہودیوں کو لاجواب کرنے کے لئے دین اسلام کا مطالعہ کرو۔

بچو! آیئے مجاہد بنیئے اور یہودیوں ان کے رشتہ داروں مرزائیوں کا مقابلہ کیجئے بچو وہ بڑی قسمت والا ہے جس کی جان اسلام کے لئے جاتی ہے موت تو آنی ہی ہے آیئے اپنا نام روشن کیجئے اسلام کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیجئے

طب وصحت

آشوبِ چشم اور اسکا علاج

آشوب چشم جسے عرف عام میں آنکھ دکھنا بھی کہتے ہیں یہ بیماری بعض دفعہ زور پکڑ جاتی ہے اور بچے جوان اور بوڑھے ہر عمر کے لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں یہ بیماری بھی چونکہ چھوت کی ہے اس لئے بڑی جلدی ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے حتیٰ کہ متاثرہ آنکھ کو دو تین منٹ بغور دیکھنے سے فوراً تندرست آنکھ میں بھی اس کا اثر آ جاتا ہے اس مرض میں پپوٹوں کے اندر کی اور آنکھ کے ڈھیلے کی اوپر کی جھلی جسے طبقہ ملتحمہ کہتے ہیں میں ورم اور سرخی پیدا ہو جاتی ہے اور آنکھ سے پانی اور کیچڑ آنے لگتا ہے اور آنکھ میں کھٹک جلن اور درد رہنے لگتا ہے۔ مریض روشنی کی طرف نہیں دیکھ سکتا اور صبح سو کر اٹھنے کے بعد پپوٹے ایک دوسرے سے چپکے ہوئے ہوتے ہیں اور مریض کے لئے اس کا کھولنا دشوار ہوتا ہے

اسباب:۔ طب یونانی کے مطابق یہ ورم خون، بلغم صفرا اور سودا کے غیر طبعی تغیرات سے پیدا ہوتا ہے لیکن طب جدید اس کے سبب کو خوردبینی جراثیم قرار دیتی ہے آنکھ میں کچھ پڑ جانا، دھوپ کی گرمی بچوں میں دانت کا نکلنا ٹھنڈی ہوا کا لگنا، نزلہ و زکام کا اثر، آنکھوں کا ملنا اور چیچک، خسرہ و سوزاک وغیرہ سے بھی آنکھیں دکھنے لگتی ہیں۔ یہ زیادہ تر ان مقامات میں دیکھی جاتی ہے جو گندے ہوتے ہیں جہاں حفظان صحت کے اصول کے مطابق صفائی ستھرائی کا صحیح انتظام نہیں ہوتا

علاج:۔ آنکھ دکھنے آنے کے بارے میں یہ بات غلط مشہور ہے کہ شروع کے تین روز اس کا علاج نہ کیا جائے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ شروع میں کوئی تیز دوا بغیر کسی ماہر معالج کے استعمال نہ کریں اس سے بعض دفعہ بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے چند آسان نسخے جو ہر حالت میں مفید ہیں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) ذرا سی رسوت کو گلاب میں یا مکو کے پانی میں پیس کر لیپ کریں

(۲) رسوت، پھٹکری، چاکسو اور آنبہ ہلدی ان سب کو ہموزن لے کر پانی میں پیس کر لیپ بنائیں اور سوتے وقت پپوٹوں پر لگائیں

(۳) مکو خشک، جنڈیالہ سرخ اور رسوت پانی میں پیس کر آنکھ کے اوپر لگائیں اور پھر پھٹکری اور شکر کو باریک پیس کر عرق گلاب ۵ تولہ میں ملا کر چار پانچ مرتبہ آنکھ میں ڈالیں۔

(۴) اثمد روت کو بکری کے دودھ میں حل کر لیں اور نشاستہ، صمغ عربی اور مصری ہموزن ملا کر باریک پیس کر شیاف بنالیں اور اسے گلاب میں گھس کر آنکھ میں لگائیں۔ آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔

(۵) سماق کو صاف پانی میں بھگو کر رکھیں اور اس کی ترشی نتھار کر دھوپ میں خشک کر لیں اور ضرورت کے وقت گلاب میں گھس کر آنکھ میں لگائیں

(۶) نودھ تھانی ۲ گرام، مردار سنگ ۲ گرام، ہلدی ۲ گرام، زرد اسفیدہ ۲ گرام، افیون ۲ رتی، توتیا ۲ چاول تمام دواؤں کا سفوف بنا کر دو پوٹلی باندھ لیں اور تھوڑے سے پانی میں افیون گھول کر پوٹلیوں کو اس پانی میں ڈبو کر آنکھ پر پھیریں۔ جب ایک پوٹلی خشک ہو جائے تو دوسری پھیریں۔ ہر قسم کے آشوب چشم میں مفید ہے اور بے ضرر نسخہ ہے۔

۱ جس زمانہ میں یہ مرض پھیلا ہوا اس زمانہ میں سیاہ رنگ کا موٹا چشمہ استعمال کریں یا آنکھوں کے سامنے ہرا کپڑا لگائیں

۲ آنکھوں کو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد سرد پانی کے چھینٹے سے دھوتے رہیں۔

(۳) دھوپ میں چلنے پھرنے سے گریز کریں اور آگ کے قریب نہ بیٹھیں

(۴) جس شخص کی آنکھیں دکھنی آ رہی ہوں اس کے ساتھ آنکھیں بیٹھیں نہیں اور اس کے ساتھ آنکھ میں آنکھ ملا کر بات نہ کریں۔

عدل وانصاف کے قیام میں سیدنا فاروق اعظمؓ کی حکمتِ عملی

از: محمد فہیم اختر

تاریخ بتاتی ہے کہ بے شمار رعب و دبدبہ اور جاہ و جلال کے فرمانرواؤں نے روئے زمین پر حکمرانی کی۔ بڑے بڑے شاہان جہاں اور سلاطین زماں نے سارے عالم کو زیر نگیں کیا لیکن ساتھ ہی زیر و زبر بھی کر ڈالا۔ سکندر، چنگیز، تیمور، بخت نصر، نادر جیسے بڑے بڑے فاتحین کے جنگی آئین و اصول دیکھے جائیں تو قہر و ظلم اور قتل عام کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا۔ وہ بس ایک امنڈتا ہوا طوفان تھا جو آبادیوں کو ویران شہروں کو سنسان انسانوں کا قتل عام اور قدرت کے گلہائے رنگا رنگ کو تہس نہس کرتا گزر گیا۔

لیکن سیدنا عمر فاروقؓ کا دور خلافت دیکھا جائے جس کی بنیاد ہی عادلانہ اور منصفانہ قوانین پر ڈالی گئی۔ آپ نے تمام عالم میں امن وسلام کے پھولوں کی سیج بچھا دی۔ آپ کا عہد میمون و دور ہمایوں جو باعتبار رقبہ زمانی دس سال چھ ماہ چار دن اور باعتبار رقبہ مکانی بائیس لاکھ اکیاون ہزار تیس میل مربع کی مسافت پر پھیلا ہوا ہے اور جس مدت میں شام، مصر، عراق، جزیرہ، خوزستان، عراق عجم، آرمینیہ، آذربائیجان، فارس، کرمان، خراسان اور مکران جیسے عظیم الشان و پرشوکت ممالک اسلام کے زیر نگیں آگئے۔ ذرا چشم حقیقت بیں سے دیکھیے۔ مورخ وقت حجۃ الملۃ والدین علامہ شبلی نعمانی (المتوفی ۱۳۳۲ھ) کے قلم گوہر رقم سے اس عہد فرخندہ میں فتوحات فاروقی کے متعلق یہ الفاظ نکلتے ہیں "آدمیوں کا قتل عام تو ایک طرف درختوں کے کاٹنے تک کی اجازت نہ تھی۔ بچوں اور بوڑھوں سے بالکل تعرض نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دشمن سے کسی بھی موقع پر بدعہدی یا فریب دہی نہیں کی جا سکتی تھی افسروں کو تاکیدی احکام جاتے تھے کہ

فان قاتلوکم فلا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیداً ا ھ

ترجمہ۔ یعنی دشمن تم سے لڑائی کریں تو ان سے فریب نہ کرو کسی کی ناک کان نہ کاٹو۔ کسی بچے کو قتل نہ کرو۔

(الفاروق دوم ص ۲۸۰)

آیئے آئندہ سطور میں ہم حقائق و واقعات کی روشنی میں اس کا ایک طائرانہ و غائرانہ جائزہ لیں۔

عمال کی تقرری میں آپکی نکتہ رسی و جوہر شناسی

کوئی فرمانروا کتنا ہی قابل اور بیدار مغز کیوں نہ ہو جب تک حکومت کے عہدیداران راست باز و متدین نہ ہوں اس حکومت کی اٹھان و ترقی نہیں ہو سکتی۔ اس باب میں سیدنا عمر فاروق نے جس نکتہ رسی، تدبیر و سیاست اور جوہر شناسی سے کام لیا، تاریخ کے ہزاروں اوراق الٹ کر بھی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے حکومت کے کل مرتب پرزہ کو جس جگہ فٹ کر دیا وہ اس کے لیے نہایت موزوں و مناسب نکلا۔ عمالان ملکی کو راست بازی و دیانت داری پر قائم رکھنے کے لیے باہم اصول اپنایا کہ باوجودیکہ ان کی معیشت ارزاں اور رعایا سستی گرانی تھا آپ نے ان کی تنخواہیں بقدر مراتب اعلیٰ اور بیش قرار مقرر کیں ہر عامل کی تقرری کے وقت اس کے اختیارات و فرائض کا فرمان تیار ہوتا تھا اور وہ اسے اپنے مقام کے لوگوں کو جمع کر کے سناتا تھا تاکہ اس محدود دائرہ سے قدم آگے بڑھانے پر گرفت کی جا سکے۔ نیز عاملوں سے جن امور کا عہد لیا جاتا تھا ان میں ایک یہ بھی تھا "دروازہ پر دربان نہ رکھے گا اہل حاجت کے لیے دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا" تمام عمال کو ہر سال حج کے زمانہ میں حاضر ہونے کا حکم تھا۔ پھر مجمع عام میں عوام کی شکایتیں سنی جاتیں اور انصاف کے ساتھ ان کا بدلہ دلوایا جاتا۔ عمال کے متعلق شکایتوں کی تحقیقات کے لیے ایک عہدہ بھی قائم فرمایا تھا اور جب کبھی کسی عامل کے متعلق یہ ثابت ہو جاتا کہ وہ بیمار کی عیادت نہیں کرتا یا کمزور اس کے دربار میں بار نہیں پاتے تو فوراً اسے معزول کر دیا جاتا۔

عدالت کا قیام اور قضا کے آئین و اصول!

فاروق اعظمؓ نے تمام اضلاع میں عدالتیں قائم کیں اور اس لیے کہ عدل وانصاف میں ادنیٰ رو رعایت نہ ہو نہایت نکتہ رسی، احتیاط اور باریک بینی سے کام لے کر قضا کا انتخاب کیا اور یہ دقیق اصول اپنایا کہ جو دولت مند اور معزز شخص نہ ہو تا قاضی مقرر نہ کیا جائے کیونکہ دولت مند رشوت کی طمع نہ کرے گا اور معزز شخص "وزنوا بالقسطاس المستقیم" پر عمل کرنے میں کسی کے رعب و داب سے متاثر نہ ہو گا۔ تنخواہیں بیش قرار مقرر کرنے کے علاوہ یہ حکم بھی نافذ کیا کہ قاضی تجارت اور خرید و فروخت نہیں کرے گا۔ سو فیصدی انصاف جاری کرنے کے لیے قضا کے آئین و اصول پر جو فرمان لکھا اس کے جستہ جستہ جملے نقل کیے جاتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ گورنر کوفہ کے نام فرمان میں لکھا:

"اس بین الناس فی وجھک ومجلسک و عدلک حتی لا ییأس الضعیف من عدلک ولا یطمع الشریف فی حیفک۔

ترجمہ: لوگوں کو اپنے حضور میں اپنی مجلس میں اپنے انصاف میں برابر رکھو تاکہ کمزور انصاف سے مایوس نہ ہو اور زوردار کو تمہاری رو رعایت کی امید نہ ہو۔"

آگے چل کر لکھتے ہیں۔

لا یمنعک قضاء قضیتہ بالامس فراجعت فیہ نفسک ان ترجع الی الحق۔

"کل اگر تم نے کوئی فیصلہ کیا تو آج غور کے بعد اس سے رجوع کر سکتے ہو۔"

غرضیکہ آپ کے زمانہ میں عدل وانصاف نہایت ہی ارزاں و آسان تھا۔ ایک معمولی درجہ کا فریادی خلیفہ وقت کے خلاف دعویٰ کرتا اور عدالت میں اس کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر

انصاف پر مبنی فیصلہ سن کر واپس آ تا۔ عدل گستری و انصاف پروری کے گوہر آبدار آپؓ کے گیسوئے تابدار پر ایسے ملفوف ہیں جو آج بھی جابرانہ قوانین جمہوریت کی شب دیجور کو کافور کر سکتے ہیں۔

ذمیوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ!

کسی بھی فرمانروا کے عدل و انصاف کے پرکھنے کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ اس کی مملکت میں رہنے والی غیر قوموں کے ساتھ اس کا برتاؤ دیکھا جائے۔ آیئے عدل فاروقی کو اس پیمانہ سے ناپ کر دیکھا جائے۔

آپ کی ہمسایہ قومیں روم و فارس نے اپنی رعایا کے ساتھ غلاموں سے بھی بدتر معاملہ کر رکھا تھا۔ شام کے عیسائیوں کے لیے اپنی مقبوضہ اراضی کا مالک ہونا تو کجا، وہ خود جائداد کی طرح منتقل ہوتے تھے۔ یہودیوں کا حال اور بھی بدتر تھا۔ رعایا کچھ بھی تو حق رکھتی ہے لیکن وہ حق کے نام سے بھی محروم تھے لیکن جب یہ ممالک اسلام کے زیر نگیں ہوئے تو حضرت عمر فاروقؓ نے ذمیوں کو پورے پورے حقوق دیئے ان کی جان و مال کو مسلمانوں کی جان مال کے برابر قرار دیا اور مذہبی امور کی مکمل آزادی دی۔

بیت المقدس کے معاہدہ نامہ میں صراحتاً یہ الفاظ مذکور ہیں۔ " لا یکرھون علی دینھم " مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا۔ ملکی انتظامات میں بھی ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ کیا مفتوح قوم کے ساتھ اس سے بڑھ کر انصافانہ برتاؤ کیا جا سکتا ہے۔

اسی پر بس نہیں حتیٰ کہ وفات سے قبل عین کرب و تکلیف کی حالت میں بھی جب تک قوت رہی اس نے یاوری کی ذمیوں کو نہ بھلایا اور ان کے متعلق یہ وصیت کی کہ " اوصیہ بذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ ان یوفی بھم بعھدھم وان یقاتل من ورائھم وان لا یکلفوا فوق طاقتھم "۔

" یعنی میں خلیفہ وقت کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ خدا کی ذمہ داری اور رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری کا لحاظ رکھے یعنی اہل ذمہ سے جو اقرار کرے وہ پورا کیا جائے ان کے دشمنوں سے لڑا جائے اور ان کو ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔

آپ کی خانگی زندگی کی ایک جھلک

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں اس وسیع و عریض مملکت اسلامیہ کے ہر ہر گوشہ میں انصاف کا پرچم لہرا رہا تھا آپ کی ذات خود پیکر عدل و انصاف تھی۔ سفر شام کا واقعہ آپ کی کتاب زندگی کا ایک تاباں و درخشاں باب ہے۔ خدم و حشم تو کجا معمولی ڈیرہ و خیمہ تک نہ تھا۔ سواری میں صرف ایک اونٹ تھا تاہم جہاں یہ خبر پہنچتی تھی زمین دہل جاتی تھی۔

ایک مرتبہ بیت المال کا ایک اونٹ غائب ہو گیا آپ دامن چڑھائے اس کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑ رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا۔ " امیر المومنین: آپ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں کسی غلام کو حکم دے دیجئے۔ فرمایا: " ای عبد اعبد منی " یعنی مجھ سے بڑھ کر کون غلام ہو سکتا ہے۔ خانگی زندگی کا حال یہ تھا کہ غذا نہایت سادہ ہوتی۔ معمولی لباس زیب تن ہوتا۔ کپڑوں میں اکثر پیوند ہوتا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نعرت پسند تھے بلکہ مقصود یہ تھا کہ آپ کے عمال عیش پسند نہ واقع ہوں کیونکہ حکمران کے مذاق اور دلچسپی کے اثرات عوام پر مرتب ہوتے ہیں۔ نتیجۃً ان میں عیش و تنعم اور مال و دولت کے حصول کی حرص بڑھ جاتی ہے۔

آج زمانے سے عدل و انصاف مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ کتابوں کے صفحات سے عدل فاروقی پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے۔

جسے فضول سمجھ کر بجھا دیا تم نے
وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہو گی

●●

جہاں کو اے خدا مسرور کر دے
غم و آلام امت دور کر دے

(مولانا ضیاء القادری صاحب)

جہاں کو اے خدا! مسرور کر دے
غم و آلام امت دور کر دے

چمک اسلام کی پھیلا جہاں میں
سیاہی کفر کی کافور کر دے

مٹا دے ظلمت باطل مٹا دے
جہان عالم میں اپنا نور کر دے

عرب کے چاند کا کر دے اجالا
منور پھر شب دیجور کر دے

پلا دے بادۂ وحدت جہاں کو
مئے اسلام سے مخمور کر دے

امان و امن کر قائم جہاں میں
غم و رنج و محن کو دور کر دے

ہر اک آمادۂ صدق و صفا ہو
جہاں سے دور مکر و زور کر دے

ہیں جتنے جابر و قاہر ستمگر!
انہیں مغلوب اور مجبور کر دے

عطا کر شادمانی غمزدوں کو
مداوائے دل رنجور کر دے

جو بد قسمت گرفتار الم ہیں
انہیں خوشحال اور مسرور کر دے

عطا کر نور ایماں ہم کو یا رب
ہمارے قلب کو پر نور کر دے

مدینہ تک ہمیں پہنچا الٰہی!
ہمیں اک بار پھر مسرور کر دے

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۳۵۸۰۳

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

تحریر: جناب کے ایم سلیم صاحب راولپنڈی

قسط نمبر: ۵

مرزا طاہر پوتا اور مرزا قادیانی دادا کے نظریات میں دلچسپ تضاد

(د) ”میں سرکار انگریزی کا بدل و جان خیر خواہ ہوں……
……اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت جو ہمیشہ مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اس کی دفعہ چہارم میں ان کی باتوں کی تصریح ہے۔

ضمیمہ کتاب البریہ صفحہ ۱ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی

(ھ) میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے (یعنی والد نے) اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے اور پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا، سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

کتاب البریہ اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء
مصنف مرزا غلام احمد قادیانی۔

(و) اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارہ ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں“

ارشاد مرزا غلام مندرجہ ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ ...

(ز) (یعنی اللہ) اس (میرے) الہام میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال و شوکت میں تیرے وجود اور دعا کا اثر ہے اور اس کی حکومت کی فتوحات تیرے سبب سے ہیں جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ۔“

ارشاد مرزا غلام احمد مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم

(ح) ”قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں۔ اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر …… مفسدانہ عقیدہ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے ہیں……اس لئے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو اس شریر مسلمان لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں ……ہم بادب اطلاع کرتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔ جن میں ایسے لوگوں کے نام مندرج ہیں۔ ایسے لوگوں کے نام مع پتہ و نشان یہ ہیں ان میں سے ایک سادہ نقشہ چھپا ہوا جس پر کوئی نام نہیں ہے فقط یہی مضمون درج ہے ہمراہ درخواست بھیجا جاتا ہے۔

نمبر شمار + نام مع لقب و عہدہ + سکونت + ضلع + کیفیت

(مطبع ضیاء الاسلام قادیان)

(اشتہار نمبر ۱۸۵ مجموعہ اشتہارات ، جلد نمبر ۲، صفحہ ۲۲
۲۳۸، مرزا غلام احمد

(ط) ”حضور ملکہ معظمہ (یعنی برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ) کے مجھے کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا پر راضی ہوں کہ حضور ملکہ معظمہ کے پائے تخت کے سامنے ہی پھانسی دیا جاؤں“

(کتاب تحفہ قیصریہ ص ۲۲ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)
(روحانی خزائن جلد ۱۲ — ۱۶۹)

(ی) رویہ دیکھا (مرزا غلام احمد نے خواب دیکھا) کہ حضرت ملکہ معظمہ ہند ...
اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں رونق افروز ہیں…… حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ ہوئیں ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے۔

ارشاد فرمایا ہے مرزا غلام احمد مندرجہ مکاشفات صفحہ ۲۸ مؤلفہ منظور الٰہی قادیانی۔

(ک) سب سے پہلے کہ میں (یعنی مرزا غلام احمد) یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان سے ہوں (جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان (یعنی خاندان مرزا غلام احمد) اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے…… میرے والد صاحب اور خاندان ابتداء سے سرکار انگریزی کے بدل و جان ہوا خواہ اور وفادار تھے۔“

درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر دام اقبالہ
منجانب مرزا غلام احمد مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء
مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم مؤلفہ قاسم علی قادیانی۔

(ل) ”گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بڑے احسان ہیں اور ہم بڑے آرام اور اطمینان سے زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنے مقاصد کو پورا کرتے ہیں…… اور اگر دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔

(برکات خلافت صفحہ ۹۵)

(تقریر میاں مرزا محمود احمد قادیانی والد مرزا طاہر)

(ی) گورنمنٹ برطانیہ نے احمدیوں کی تکلیف دیکھ کر اپنے پاس سے زمین دی ہے۔

کہ اس میں مسجد اور قبرستان بنالو...... ڈپٹی کمشنر نے یہ حکم دیا ہے کہ اب اگر احمدیوں کو کوئی تکلیف ہوئی تو مسلمانوں کے جتنے لیڈر ہیں ان سب کو نئے قانون کے تحت ملک بدر کردیا جائے گا۔

(انوار خلافت ۹۵/۹۶ تقریر مرزا محمود احمد۔ قادیان والد مرزا طاہر) مندرجہ قادیانی مذہب سیاسیات

(ک) "یہ تو سوچو (اے جماعت قادیان) اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ۔ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے...... تم یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے...... سو انگریزی حکومت تمہارے لئے ایک رحمت ہے تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے پس دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو

جلد مرم۔ ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات صفحہ ۵۸۹

اشتہارات من جانب مرزا غلام احمد۔ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم میر قاسم علی قادیانی

(ل) "استغاثہ پیش کرنے کے لئے اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے اور وہ یہ کہ ملک کے مولوی مسلمان اور ان کی جماعتوں کے لوگ حد سے زیادہ مجھے ستاتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں میرے قتل کے لئے انہوں نے فتوے دیئے ہیں مجھے کافر اور بے ایمان ٹھہرایا ہے کہ اس وجہ سے بھی کافر ہے کہ اس نے سلطنت انگریزی کو سلطنت روم پر ترجیح دی ہے۔

عاجزانہ درخواست منجانب مرزا غلام احمد بحضور گورنمنٹ عالیہ

(مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۳)

(م) "ہم امید رکھتے ہیں کہ حضور اس صوبہ کی حکومت سے سبکدوش ہونے سے پہلے کوئی وقت قادیان میں تشریف آوری کے لئے ضرور نکالیں گے اور آپ کا جانشین بھی کام سے بچا ہے

قادیانی مذہب فصل گیارہویں صفحہ ۵۱۹۔ قادیانی فرقہ کا ایڈریس بخدمت گورنر پنجاب۔ مندرجہ اخبار الفضل ۱۹ نومبر ۱۹۲۳ء قادیانی مذہب ۱۱۔ ۵۹۹۔

(س) وہ اسی دن ۵ بجے شام کا وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا محمود والد مرزا طاہر) کے لئے حضور وزیر صاحب کے ساتھ انٹرویو (ملاقات) کا مقرر وقت تھا۔ ٹھیک وقت پر حضرت خلیفۃ المسیح وہاں پہنچ گئے مع چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاء جو بطور ترجمان مقرر ہوچکے تھے۔

قادیانی مذہب فصل گیارہویں صفحہ ۵۹۹۔ اخبار الفضل قادیان جلد ۵، صفحہ ۱ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۱۷ء

(ع) "حضور عالی ہماری فرمانبرداری مذہبی امور پر ہے.... حضور ملک معظم کی فرمانبرداری ہمارے لئے ایک مذہبی فرض ہے"

(قادیانی مذہب فصل ۱۰) اخبار الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۴ء

(۲۳)

مرزا طاہر (پوتا) کہتے ہیں۔

ہماری قادیانی جماعت ملت اسلامیہ کی دشمن نہیں ہے۔

مرزا غلام احمد (دادا) کہتے ہیں۔

(الف) "ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے..... اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے حاکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے

کتاب تحفۃ الندوہ ص ۴۔ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی

(روحانی خزائن ۱۹۔ ۹۵)

(ب) کفر دو طرح پر ہے ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول نہیں مانتا۔ دوسرا یہ کہ مسیح موعود (یعنی مجھے) نہیں مانتا تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳، ص ۱۷۹ (روحانی خزائن ۲۲۔ ۱۸۵)

(ج) جو شخص تیری (مرزا غلام احمد کی) پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"

الہام مرزا غلام احمد اشتہار معیار الاخیار۔ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۲۷۔ (مجموعہ اشتہار جلد ۳ صفحہ ۲۷۵)

(د) خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔

ارشاد مرزا غلام احمد مندرجہ رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ (خزائن ۲۲۔ ۱۶۷)

(ھ) ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (غلام احمد) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰ مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی چچا مرزا طاہر مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز

(و) "تمام مسلمانوں کو مرزا غلام احمد قادیانی نے کنجریوں کی اولاد کہا۔ الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبہم فہم لایقبلون۔

کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد محمود (خزائن ۵۔ ۵۴۷)

(نوٹ) یہ الزام نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

(۲۴)

مرزا طاہر (پوتا) کہتے ہیں۔

یہ غلط ہے کہ قادیانی جماعت عالم اسلام کے لئے ایک سرطان ہے انگریزوں اور یہودیوں کی اسلام دشمن سازش ہے اسرائیل اور یہودیوں کی ایجنٹ ہے اسرائیلی فوج میں مرزائی جماعت کا وجود ہے قادیانی جماعت کے لوگ شرانگیزی کے لئے اسرائیل میں تربیت لے رہے ہیں۔ قادیانی اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہیں۔

مرزا غلام احمد (دادا) کہتے ہیں۔

(الف) ۱۹۵۳ء کی انکوائری میں ہائی کورٹ کے جج صاحبان کے سامنے پاکستان کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے یہ تسلیم کیا تھا کہ اگر میں مسلمانوں کے مطالبہ پر چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ سے ہٹا دیتا تو امریکہ ایک دانہ گندم کا بھی پاکستان کو نہ دیتا۔

(فسادات پنجاب صفحہ ۱۹۱، ۱۹۵۳ء رپورٹ تحقیقاتی عدالت)

(ب) آج کل امریکہ کی سینٹ کی وہ کمیٹی جو پاکستان کو امداد کی سفارش کی رپورٹیں کررہی ہے کہتی ہے کہ پاکستان میں مرزائیوں پر ظلم ہورہا ہے اس لئے انسانی حقوق کو پامال کرنے کی پاداش میں پاکستان کو امداد نہ دی جائے۔

(حوالہ) انسانی بنیادی حقوق کمیٹی۔

تبصرہ

اسرائیل میں مرزائی مشن باقاعدہ کام کر رہا ہے اور اخبارات میں وہ فوٹو چھپے جب مرزائی مشن کا سربراہ اسرائیل کے وزیر اعظم سے ملوایا۔

یہ حقیقت ہے چار ہزار قادیانی پاکستان میں تخریب کاری کے لئے جرمنی میں گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

(۲۵)

مرزا طاہر (لوتا) لکھتے ہیں

یہ غلط ہے کہ جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ پڑھتے ہیں تو وہ دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔

مرزا غلام احمد (دادا) کہتے ہیں

(الف) مجھے وحی ہوئی ہے کہ اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی ، محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں۔

اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے۔

(کتاب ایک غلطی کا ازالہ صے مطبوعہ ربوہ ایڈیشن ۲)

مصنف مرزا غلام احمد مجموعہ اشتہارات جلد سوم صے ۴۳۲)

(روحانی خزائن ۱۸ ـــ ۲۰۷)

(ب) "ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا پس مسیح موعود (مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں۔

(کلمۃ الفصل صے ۱۵۸)

مندرجہ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ ۱۹۱۵ء مارچ نمبر ۳ ج ۱۴۔

(۲۶)

مرزا طاہر (لوتا) کہتا ہے

احمدیوں کا کلمہ الگ نہیں ہے اور وہ مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں

مرزا غلام احمد (دادا) کہتے ہیں۔

(الف) مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول اللہ کی زیادتی ہو گئی لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے ...... کلمہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے غرض ...... اب صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی اور بس .... رسول مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسے کہ وہ (مرزا غلام احمد) خود فرماتا ہے۔ من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رای ؟ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد) محمد رسول اللہ ہے۔

کلمۃ الفصل صے ۱۵۸ ، مصنف مرزا محمود احمد

مندرجہ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ مارچ ، ۳ ، ۱۹۱۵ء

نوٹ : از مؤلف : جب مسلمان کلمہ طیبہ میں (محمد رسول اللہ) پڑھتے ہیں تو ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہوتا ہے۔ (لہٰذا ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا کلمہ اور ، اور مرزائیوں کا کلمہ اور ہے)

(۲۷)

مرزا طاہر (لوتا) کہتے ہیں۔

ہم پر یہ الزام غلط ہے کہ احمدیوں کا خدا وہ خدا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کا خدا ہے۔

مرزا غلام احمد (دادا) کہتا ہے۔

الف : "ربنا عاج" (ترجمہ : ہمارا رب عاجی ہے)

نوٹ : از مؤلف : مرزا غلام احمد نے اس لفظ عاج کا ترجمہ نہیں کیا جبکہ لغت میں عاج کے معنی ہاتھی کے دانت یا گوبر ہے۔ اس الہام سے اس معنی میں یہ ظاہر ہوا کہ مرزا غلام احمد کا خدا ہاتھی کا دانت بنا ہے یا گوبر سے بنا ہے (نعوذ باللہ) پس یہ عقیدہ خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات کا نہ محمد رسول اللہ کا ہے اور نہ قرآن مجید کا ہے صرف قادیانیوں کا ہے۔

الہام مرزا غلام احمد قادیانی (مفتاح تذکرہ)

(تذکرہ مجموعہ الہامات طبع دوم صے ۱۰۵)

(ب) "انی انا الصاعقہ"

مرزا کا یہ نیا الہام سن کر مولوی عبدالکریم قادیانی نے کہا کہ اللہ کا یہ نیا نام ہے ؟۔

حضرت نے فرمایا !

(نوٹ) از مؤلف خدا تعالیٰ نے یہ نام نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نہ قرآن کریم میں ہے

تذکرہ مجموعہ الہامات صے ۶۲۳ ، صے ۴۹۹ ، طبع دوم

ج : خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ یلاش خدا کا ہی نام ہے یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں اس کو قرآن و حدیث میں نہیں پاتا اور نہ کسی لغت میں دیکھا۔

کتاب تحفہ گولڑویہ صے ۲۰۳ ، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی

(روحانی خزائن ۱۷ ـــ ۲۰۳)

(د) خدا کے انگریزی زبان میں مرزا غلام احمد کو الہامات مجھے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

I Love you

میں تمہارے ساتھ ہوں۔

I am with you

ہاں میں خوش ہوں۔

Yes I am Happy

میں تمہاری مدد کروں گا۔

I shall help you

دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہوں

He is with you to kill enemy

میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا

I can what I will do you

تم کو امرتسر جانا پڑے گا۔

have to go to Amritsar

براہین احمدیہ ص ۴۸۰ ، ۴۸۲ (روحانی خزائن ۱ ـــ ۵۷۱)

نوٹ : از مؤلف : مرزا غلام احمد کا یہ عقیدہ خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ہے کہ خدا انگریز ہے انگریزی میں وحی بھیجتا ہے یا انگریز کا شاگرد ہے (نعوذ باللہ) یہ وہ خدا نہیں ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کا خدا ہے

(۲۸)

مرزا طاہر (لوتا) کہتا ہے۔

ہمارے رسول اور نبی وہی ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں۔

مرزا غلام احمد (دادا) کہتے ہیں۔

خدا کے راست باز نبی رام چندر پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی کرشن پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی بدھ پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی زرتشت پر سلامتی ہو۔

خدا کے راست باز نبی کنفیوشس پر سلامتی ہو۔

باقی صے ۲۶ پر

ایک قادیانی گستاخ رسول کی عبرتناک موت

بیل گاڑی نے اُسے سیدھا جہنم پہنچا دیا۔

صوبہ سندھ میں دادو نامی ایک شہر ہے اس کے قریب ایک گاؤں "انور آباد" کے نام سے واقع ہے اس گاؤں میں فتنہ قادیانیت کے جراثیم وہاں کے چوہدریوں کی بدقسمتی سے ایک شخص ملا عبدالرؤف ابڑو نے پھیلائے سب سے پہلے یہ شخص مرتد ہوا اور اس نے دولت کے لالچ میں قادیانیوں کے ہاتھوں اپنا ایمان بیچ دیا اور ساتھ ہی قصبہ مذکورہ میں ارتداد و زندیقیت کا بیج بھی بو دیا۔ شاعر نے ایک بڑا خوبصورت شعر کہا ہے ۔

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی!
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ضرور ہو سکتی ہے لیکن اس کی پکڑ بڑی سخت ہے ایسے واقعات گمراہوں کی عبرت کے لئے اللہ تعالیٰ دکھا فرماتے ہیں تاکہ وہ عبرت حاصل کر کے سچائی کو قبول کر لیں اور گمراہی و ارتداد کے گہرے گڑھے سے نکل جائیں۔ قصبہ انور آباد کے پہلے مرتد ملا عبدالرؤف ابڑو کے ساتھ بھی ایسا عبرتناک واقعہ پیش آیا وہ اس کے ہی نہیں بلکہ تمام قادیانیوں کے لئے سامان عبرت ہے۔ کہتے ہیں کہ مذکورہ قادیانی ایک بیل گاڑی پر جا رہا تھا کہ گاڑی کے بیل کا رسہ پہیہ میں پھنس گیا وہی رسہ اچھل کر عبدالرؤف قادیانی کی گردن میں پھانسی کے پھندے کی طرح پھنس گیا بیل چل رہا تھا۔ پہیہ گھوم رہا تھا جوں جوں پہیہ گھومتا گیا پھندہ سخت ہوتا گیا یہاں تک کہ اس کی حالت غیر ہو گئی اس نے بیل کو روکنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ آخر وقت میں تو وہ اس قابل بھی نہ رہا کہ بیل کو روک سکے بالآخر وہ پھندہ اس کے لئے پھانسی کا پھندہ بن گیا۔ وہ نیچے گرا اور گاڑی کے پہیے کے نیچے آ گیا۔ اور یوں انور آباد میں قادیانیت کے گندے جراثیم پھیلانے والا یہ قادیانی گستاخ رسول ایک بیل کے ذریعے جہنم رسید ہو گیا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

وہاں ایک اور شخص عبدالحکیم نامی ایک ماسٹر قادیانی تھا جسے ایک رات چوروں نے مار دیا کر وہ براستہ ربوہ سیدھا جہنم میں جا پہنچا۔ اس گستاخ رسول کی لاش نے ایسی بدبو پھیلائی کہ قادیانیوں نے قیمتی عطر اور سینٹ وغیرہ چھڑک کر بدبو اور تعفن کو دبانے کی بہت کوشش کی لیکن تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ تابوت میں بند کرنے کے بعد بھی یوں محسوس ہو رہا تھا کہ لاش نہیں بلکہ غلاظت بھری ہوئی ہے تابوت سے گندہ رلیشہ بھی نکل رہا تھا۔ اسی حالت میں اسے ربوہ لے گئے اور اسے قادیانی مرگھٹ میں دبا دیا گیا۔

قادیانیو! سوچو! سوچو! سوچو اور عبرت حاصل کر کے راہ ہدایت پر آ جاؤ۔

راولپنڈی یونٹ نمبر ۶ حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن عالمی مجلس کا ایک اہم اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ نمبر ۶ سیٹلائٹ ٹاؤن کا ایک ہنگامی اجلاس جامع مسجد عثمانی میں منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت قاری محبوب الرحمان بالاکوٹی سرپرست اعلیٰ نے کی۔ اجلاس میں معززین علاقہ قانونی مشیر ختم نبوت راولپنڈی جناب سید تنویر سہیل ایڈووکیٹ اور کثیر تعداد میں ختم نبوت کے کارکنوں نے شرکت کی۔ قاری محبوب الرحمٰن قاری عبدالرحمان جامی سید تنویر سہیل (ایڈووکیٹ) صوفی محمد ریاض خان حافظ ارشد مشتاق محمد کامران محمد رضوان نے خطاب کیا۔ شرکاء اجلاس نے خطاب کرتے ہوئے شریعت کورٹ کی طرف سے توہین رسالت پر عمر قید کو ختم کر کے سزائے موت مقرر کرنے پر جج صاحبان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور اسلام کے نفاذ کے وعدہ پر کامیاب ہونے والی نئی حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرتد کی شرعی سزا واجب القتل نافذ کی جائے۔

خبریں رپورٹیں
اخبار ختم نبوت

تاکہ ملک بھر میں قادیانیوں کی طرف سے اپنے کفریہ عقائد کے ذریعے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی خطرناک سازش کا سد باب کیا جا سکے۔ انھوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں شریعت بل کو پاس کر کے قوم سے کئے گئے وعدہ کو پورا کریں۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے بھارت میں ہندوؤں کی طرف سے بابری مسجد اور دیگر مساجد کو شہید کرنے کی ناپاک جسارت کی شدید مذمت کی اور کہا کہ پوری دنیا میں یہودی نصرانی اور ہندوؤں نے ایک منصوبے کے تحت مسلمانوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی اور شہید کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ یہودی اور عیسائی مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی سازش میں مصروف ہیں۔ اب وہی چال بھارت کے ہندوؤں نے جھوٹ پر مبنی رام جنم بھومی کا ڈھونگ رچا کر ایک گھناؤنی چال چلنے کی ناپاک جسارت کی۔ لیکن بھارت کی حکومت اور ہندوؤں پر یہ بات واضح ہو جانی چاہیئے کہ بابری مسجد کا مسئلہ صرف بھارت کے مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہندوؤں نے اپنی اس خطرناک روش کو تبدیل نہ کیا۔ تو پوری دنیا میں مندروں کو مسمار کرنے کی جوابی کاروائی ہو سکتی ہے۔ شرکاء اجلاس نے تمام مسلمان ممالک رابطہ عالم اسلامی کانفرنس سے مطالبہ کیا کہ وہ غفلت کی چادر اتار کر سفارتی سطح پر بھارت پر دباؤ ڈال کر مجبور کرے کہ وہ مسلمانوں کی مساجد کا تحفظ کریں اور اپنی انتہا پسند ہندو قوم کو قابو میں رکھے۔ ورنہ مسلمان

بت کدوں کو تباہ کر کے سنتِ نبوی کو زندہ کریں گے۔ اور بابری مسجد کو شہید کرنے کا مسئلہ بھارت کو خانہ جنگی سے دوچار کرنے کا باعث بن جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں بھی مسلمانوں پر آفت آتی ہے تو مسلمانوں کی نظریں پاکستان پر جم جاتی ہیں۔ کہ پاکستان ہی ہمارے حقوق کی بات کو بین الاقوامی سطح پر اٹھائے گا۔ پاکستان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے انتہائی وسائل کو بروئے کار لا کر عالم اسلام کو بھارت میں مساجد کو شہید کرنے اور ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرنے پر توجہ دلائے۔ اگر ملت اسلامیہ کو اپنی حالتِ زار پر ہوش نہ آیا تو اسلام دشمن طاقتیں مسلمانوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی سے کبھی باز نہیں آئیں گی۔

جاپان میں متعین پاکستان کے قادیانی سفیر کی کارستانی

پاکستانیوں کو صدر پاکستان سے ملنے نہیں دیا، جلسۂ میلاد النبی ﷺ پر پابندی لگا دی گئی۔

صدر پاکستان غلام اسحٰق خان کے دورہ جاپان کے موقع پر جاپان میں مقیم پاکستانیوں کو صدر پاکستان سے ملنے کا موقع نہیں دیا گیا جاپان میں مقیم دس ہزار سے زیادہ پاکستانیوں کی نمائندہ تنظیم پاکستان ایسوسی ایشن نے صدر پاکستان اور ان کے ہمراہ آنے والے وفد کے اعزاز میں ٹوکیو کے ایک معروف ترین ہوٹل میں ڈنر کا اہتمام کیا تھا لیکن جاپان میں متعین پاکستانی قادیانی سفیر منصور احمد نے یہ کہہ کر پروگرام منسوخ کر دیا کہ عدم تحفظ کی بنا پر صدر پاکستان پاکستانیوں سے ملاقات نہیں کر سکتے اس سلسلہ میں جب پاکستان ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے قادیانی سفیر منصور احمد سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو اس نے بھی ملنے سے انکار کر دیا۔ جاپان میں پاکستانی سفارتخانہ میں ہر سال عید میلاد النبی ﷺ کا پروگرام ہوتا تھا۔ لیکن اس سال ربیع الاول کے موقع پر پاکستانی سفارتخانہ میں اس قادیانی سفیر نے عید میلاد النبی ﷺ کے جلسہ پر پابندی لگا دی۔ تاہم پاکستانیوں نے گذشتہ ماہ زبردستی عید میلاد النبی ﷺ کا جلسہ کیا۔ جس میں ہزاروں پاکستانی لوگوں نے شرکت کی۔ صدر پاکستان غلام اسحٰق خان کو پاکستانیوں کے احتجاج سے آگاہ نہ کرنے کے لئے قادیانی سفیر نے صدر پاکستان کو کئی گھنٹے تک اپنی رہائش گاہ پر کھانا کھلانے کے لئے روک کر ان کا وقت ضائع کیا۔ اس دوران رات گئے تک پاکستان ایسوسی ایشن کے عہدیدار پاکستانی سفیر کی رہائش گاہ پر سردی کے دوران کھڑے رہے۔ لیکن ان کو بھی صدر پاکستان سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پاکستان ایسوسی ایشن کے عہدیداروں حسین خان، رئیس صدیقی، صوفی امانت علی، عمران رشید، غلام سرور طیب نے صدر پاکستان غلام اسحٰق خان اور نو منتخب وزیر اعظم میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا کہ اس قادیانی غیر مسلم سفیر منصور احمد کو فی الفور برطرف کیا جائے۔ (جسارت ۱۲ر نومبر ۱۹۹۰ء)

نوٹ:۔ اصل نام منور نہیں منصور ہے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات، جماعتی رفقاء و مجاہدین ختم نبوت سے تعاون کی درخواست

- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء و ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات کو جمع کر کے کتابی شکل دینے کا کام پیش نظر ہے۔
- آپ حضرات میں سے جس کسی کے پاس کوئی خاص واقعہ۔ ان تحریکوں کے حالات، مقدمات، گرفتاری، شہادت، مرزائیوں کی جارحیت۔ جلسہ و جلوس۔ ہڑتال، کانفرنس۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کے حالات ڈائری و لٹریچر غرضیکہ ان تحریکوں سے متعلق آپ کے علاقہ یا ملکی رپورٹ کے سلسلہ میں کچھ بھی ہو ہمیں اصل یا فوٹو ارسال فرمائیں۔
- مزید جن حضرات سے اس قسم کا مواد میسر آسکتا ہو ان کے پتہ جات سے مطلع فرما دیں۔
- اخباری تراشے یا اشتہار یا اس قسم کا کوئی بھی مواد ہو ارسال فرما دیں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس کر دیا جائے گا اگر اصل بھیجنا ممکن نہ ہو تو فوٹو سٹیٹ ارسال فرمائیں فوٹو سٹیٹ کے معاوضے ہمارے ذمے ہوں گے۔
- مقامی مجلس عمل کے رہنما و جماعتی کارکن اس سلسلہ میں بھرپور محنت فرمائیں۔ اس کام کو اپنا سمجھیں اپنے اپنے علاقہ کی ان دونوں تحریکوں کی رپورٹ مرتب کریں اور دفتر کو بھجوائیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے حالات علیحدہ لکھے جائیں۔ اور ۱۹۸۴ء کے علیحدہ تاکہ دونوں کو باہمی خلط نہ کیا جائے۔

العارض: **اللہ وسایا** دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان فون: ۴۰۹۷۸

امریکہ میں خدا کا بیٹا ہونے کا دعویدار گرفتار

نیویارک۔ ایک ایسے مذہبی فرقے کے سربراہ کو جس کا دعویٰ ہے کہ وہ اسرائیل کا بچھڑا ہوا سیاہ فام قبیلہ ہے گرفتار کیا جبکہ اس کے دیگر ساتھیوں کو میامی، اٹلانٹا، نارتھ کیرولینا، لوزیانا اور دیگر مقامات سے گرفتار کیا گیا ان پر ۱۴ افراد کو قتل کرنے کے علاوہ بم کے دھماکے کرنے، ایک بڑا تجارتی ادارہ قائم کرنے کے لئے لوگوں سے رقومات لوٹنے اور فرقہ کے پیروکاروں کو قابو میں رکھنے کے لئے مختلف جرائم کے ارتکاب کا الزام بھی ہے اس فرقہ کے لوگ جو یہوواہ کے نام سے پہچانے جاتے ہیں خود کو برگزیدہ لوگ اور اپنے رہنما ہولن مائیکل جون کو جو ایک سیاہ فام امریکی ہے خدا کا بیٹا تصور کرتے ہیں اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ اس کے ارکان کی تعداد دس ہزار ہے اس کے بیشتر ارکان فلوریڈا اور جنوبی علاقوں میں رہتے ہیں ان کے رہنما کو اجازت ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کی زندگی کے تمام امور کو باقاعدہ بنائے حتیٰ کہ وہ اپنے پیروکاروں کو یہ بھی بتاتا ہے کہ انہیں جنسی تعلقات کب اور کس طرح استوار کرنے چاہئیں سرکاری وکلاء کا کہنا ہے کہ اس فرقہ کا سربراہ جو میامی کے سیاہ فام آبادی والے علاقہ میں واقع ایک سابق تجارتی مرکز میں رہتا تھا اپنی پیروکار عورتوں کے ساتھ بدکاری بھی کرتا تھا یہوواہ بن یہوواہ اور اس کے قریبی معاونین پر گذشتہ روز عائد کی گئی فرد جرم کے مطابق انہوں نے آٹھ ایسے افراد کو بھی قتل کیا جو اس فرقہ میں نمایاں مقام حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ دیگر افراد کو قتل کرنے کا مقصد مخالفین کا خاتمہ تھا بتایا جاتا ہے کہ یہوواہ بن یہوواہ اپنے پیروکاروں کو وفاداری کا امتحان پاس کرنے کے لئے حکم دیا کرتا تھا کہ وہ کسی سفید فام کو قتل کریں اور ثبوت کے طور پر اس کا کان کاٹ کر اس کے پاس لائیں کچھ عرصہ پہلے تک یہوواہ میامی میں اچھی نظر سے دیکھا جاتا تھا اس کا کاروبار بھی بہت پھیلا ہوا ہے۔

رئیس قادیان

۲ جلد (یکجا)

تالیف

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ

- عمدہ کتابت۔ بہترین طباعت۔ کاغذ سفید عمدہ۔
- صفحات جلد اول ۲۱۰ ۔ جلد ثانی صفحات ۲۲۵ کل صفحات ۴۳۵
- رنگین ٹائٹل۔ سلائی۔ جز بندی۔ کرد موکارڈ کی جلد۔
- مصنف نے قادیانیت کے بانی کی لن ترانیوں کا طلسم توڑا ہے۔
- اس کتاب میں مرزا قادیانی کی دکان آرائی کے صحیح واقعات منظر عام پر آگئے ہیں۔
- ابواب کی ترتیب میں عموماً واقعات کی ترتیب کے وقوع کا لحاظ رکھا ہے۔
- جلد اول کے ۹۷ ابواب اور جلد ثانی کے ۹۹ ابواب ہیں۔
- مرزا قادیانی کے لڑکپن، بھولپن، جوانی، حیوانی، بڑھاپا، سیاپا کے تمام مستند واقعات درج ہیں
- مرزا قادیانی کی پیدائش سے وفات تک کے تمام واقعات ایسے دلنشین انداز میں بیان کئے ہیں کہ پڑھنے سے واقعات کی فلم آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہے۔ کتاب اردو ادب کا مرقع ہے۔
- ہر دو جلد یکجا۔ لاگت قیمت -/۶۰ روپے صرف ڈاک خرچ -/۱۰ روپے کل -/۷۰ روپے منی آرڈر آنے پر رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال کی جائے گی۔

نوٹ: پیشگی قیمت آنا ضروری ہے۔ وی۔ پی ہرگز نہ ہوگی!

ملنے کا پتہ:۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان پاکستان

ہوشیار ہوشیار

قادیانیوں نے خواتین میں اپنا ارتدادی زہر پھیلانے کے لئے ایک ماہنامہ مسرت ڈائجسٹ کے نام سے گذشتہ ۵ سالوں سے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا نوٹس لیا ہے اور وقتاً فوقتاً حکومت سے بھی مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ اس پر پابندی لگائی جائے لیکن ابھی تک حکومت اس سلسلے میں خاموش ہے۔ یہ ڈائجسٹ نہ صرف فحاشی پھیلا رہا ہے بلکہ ڈائجسٹ کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ لہٰذا ہم پاکستان کے تمام مسلمانوں سے گذارش کرتے ہیں کہ اس ڈائجسٹ کو ہرگز نہ خریدیں اور کارکنان ختم نبوت اپنے اپنے علاقوں میں اس پر نظر رکھیں اور لوگوں کو آگاہ کریں۔

منجانب۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مولانا خلیل الرحمٰن انہڑ مبلغ ختم نبوت کا دورۂ مبارک پور

مولانا خلیل الرحمان انہڑ مبلغ ختم نبوت ضلع جیکب آباد سندھ نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آقائے نامدارؐ کے طفیل یہ کائنات قائم ہے ہم حضورؐ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر سکتے ہیں لیکن آپؐ کی عزت و ناموس پر حرف نہیں آنے دیں گے وہ شہر مبارک پور تحصیل ٹھل میں ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شہر مبارک پور کی تشکیل عمل میں آئی امیر مولانا حماد اللہ صاحب نائب امیر جناب نصر اللہ بھٹو ناظم اعلیٰ جناب گل احمد بھٹو ناظم مولانا حکیم عبدالرشید مہر پریس سیکرٹری محبوب مہر خازن محمد انور بروہی۔ اجلاس میں پچاس سے زائد اراکین شریک ہوئے۔

آپ کو مسلمان نہیں کہلا سکتے اور نہ ہی اسلامی شعائر استعمال کر سکتے ہیں جس کے لئے تعزیرات پاکستان میں ترمیم کر کے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کا اضافہ کیا گیا جس کی سزا تین سال قید بامشقت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ قادیانیوں نے آئینی ترمیم اور قانون کو تسلیم نہ کرتے ہوئے غیر مسلموں کے خانہ میں اپنے ووٹ نہیں بنوائے ہیں جو کھلی بغاوت ہے جبکہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری میں قادیانیوں کی کل تعداد ایک لاکھ چار ہزار ۲۴۴ تھی اب جبکہ ہزاروں قادیانی پاکستان سے بھاگ کر برطانیہ، جرمنی

باقی صفحۂ آخر پر

باپ نے بچے کو جنگل میں پھینک دیا خاندان کا کتا گھر اٹھا لایا

بیجنگ ۳۰ر نومبر (اف پ) ایک شیر خوار بچہ کو جسے اس کے سنگ دل باپ نے جنگل میں پھینک دیا تھا خاندان کے کتے نے موت کے منہ سے بچا لیا ننگھائی کے اخبار نیو پیپلز یوتھ کے مطابق صوبہ ہیبئن کے ایک کسان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تھا کسان کو جب اس کی سالی نے بتایا کہ اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے تو اس نے بغیر تصدیق کئے بچہ کو جنگل میں پھینک دیا دوسرے روز خاندان کا کتا اس بچہ کو اٹھا کر گھر واپس لے آیا تب کسان کو پتہ چلا کہ اس نے جس بچہ کو پھینک دیا تھا وہ لڑکی نہیں لڑکا تھا بتایا جاتا ہے کہ کسان کو گمراہ کرنے والی سالی نے زہر کھا کر خودکشی کر لی کہا جاتا ہے کہ اس عورت کی دو لڑکیاں تھیں اور کوئی لڑکا نہیں تھا جب اس کی بہن کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو وہ جل گئی تھی چینی کسان اب بھی لڑکیوں کے مقابلہ میں لڑکوں کو ترجیح دیتے ہیں اور ہر سال ہزاروں لڑکیاں والدین کی نفرت کا شکار ہو جاتی ہیں۔

آئندہ مردم شماری کے دوران قادیانیوں کو نام درج کرانے کا پابند بنایا جائے۔

مولوی فقیر محمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ صدر کی طرف سے جاری کردہ مردم شماری کے ترمیمی آرڈیننس مجریہ ۱۹۹۰ء کے تحت آئندہ سال ۱۹۹۱ء میں مردم شماری کے دوران قادیانی غیر مسلموں کو اپنے نام درج کرانے کا پابند بنایا جائے اور پاکستان میں مردم شماری نہ کرانے یا درست نہ بنوانے کو جرم قرار دیا جائے انہوں نے کہا کہ آئین پاکستان ۱۹۷۳ء میں قادیانی مرزائی لاہوری گروپ کو ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اس ترمیم کے مطابق قانون سازی کرتے ہوئے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس کے تحت قادیانی غیر مسلموں پر پابندی لگا دی گئی تھی کہ وہ اپنے

عصرِ حاضر

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں

- عصر حاضر احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینے میں، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کے قلم سے۔
- محسن انسانیت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشادات کا حسین گلدستہ جس کا ہر ایک پھول اپنی طرف کھینچتا ہے۔
- ستر کے قریب چونکا دینے والے عنوانات، واقعات، حالات اور امکانات پر مشتمل۔
- موجودہ دور کی ابتری سے متعلق ۱۴ سو سال پیشتر بیان فرمودہ پیشگوئیاں،
- قیامت، قربِ قیامت میں پیش آنے والے حالات، واقعات اور معاشرہ کا نمونہ۔
- علماء، خطباء، حکام، عوام اور سبھی کے اخلاق و عادات اور قابل اصلاح امور کی نشاندہی کی گئی ہے۔
- ۱۰۴ صفحات پر مشتمل خوبصورت کتابت اور عمدہ طباعت اور زیب نظر ٹائٹل کے ساتھ صرف ۲۱ روپے میں طلب فرمائیں

مکتبہ بینات

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی - ۵

بقیہ : دادا پوتا کے نظریات

خدا کے راست باز نبی بابا نانک پر سلامتی ہو۔

نوٹ: از مولف: قرآن اور حدیث میں کہیں ان نبیوں کا ذکر نہیں۔

"ٹریکٹ مارچ ۱۹۸۳ء بتقریب یوم التبلیغ از چوہدری ظفر اللہ خان" (۲۹)

مرزا طاہر (پوتا) کہتا ہے

ہمارے فرشتے وہی ہیں جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔

مرزا غلام احمد (دادا) کہتا ہے۔

الف: ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا کچھ نہیں، میں نے کہا آخر کچھ تو جو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ٹیچی ٹیچی وقت مقررہ پر آنے والا

(نوٹ) از مؤلف: مرزا غلام احمد کے پاس آنے والے فرشتے کا نام ٹیچی تھا اور مرزا کا فرشتہ جھوٹ بھی بولتا تھا اس لئے کہ جب مرزا نے اس سے نام پوچھا تو اس نے کہا کہ نام کچھ نہیں جھوٹ بولا۔

کتاب حقیقۃ الوحی ص ۳۴۵ ۔ روحانی خزائن ۲۲ ص ۳۴۶

بقیہ : آپ کے مسائل

تین طلاقیں ہوگئیں۔ اور بیوی اس پر حرام ہوگئی اب حلالۂ شرعی کے بغیر دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ جس مولوی نے اس کو فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوا، اس کا فتویٰ غلط ہے اور یہ دونوں حرامکاری کے مرتکب ہو رہے ہیں ان کو فوراً علیحدگی اختیار کر لینی چاہیئے اور اپنے اس فعل سے توبہ کرنی چاہیئے، چاروں اماموں کے مذہب میں اس کی بیوی اس پر حرام ہو چکی ہے۔

بقیہ : ہماری غفلت

رنگ کی بنیاد پر کسی کو جاپانی یا افریقی کہا جا سکتا ہے لیکن یہ کہنا کہ فلاں مسلمان ہے بہت مشکل ہے۔ اسلامی تعلیمات کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان جہاں ہوں وہاں پہچانے جائیں تاکہ ایک مسلمان وہ حقوق ادا کر سکے جو ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان بھائی پر ہیں جن میں سلام کی اولین حیثیت ہے لہذا ہمارا اسلامی تشخص قائم کرنے کے لیے چہرہ پر داڑھی کا ہونا از بس ضروری ہو جاتا ہے حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کی دعا پر اس گزارش کو ختم کیا جاتا ہے۔

تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں

حقیقت اس کو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں

اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ : عقیدۂ آخرت

۔۔۔ ہوئی ہے ان میں متقین کی کیفیات و حالات بیان کرتے ہوئے اس کی صراحت موجود ہے کہ آخرت پر پورا پورا یقین متقین ہی رکھتے ہیں۔

وبالآخرۃ ھم یوقنون ؕ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی عقیدۂ آخرت پر ایمان کا اعلیٰ ترین نمونہ تھی۔ اسی عقیدہ کی بدولت انہوں نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اسی عقیدہ نے ان کو اخلاق و اعمال میں اور دنیا کی سیاست میں ایک امتیازی مقام عطا کر دیا تھا۔ اسی عقیدہ نے ان کے ظاہر و باطن اور جلوت و خلوت کو یکساں کر دیا تھا۔ اسی عقیدے نے اسلام کے ابتدائی دور میں ایک پاکیزہ معاشرہ پیدا کر دیا تھا جس کی مثال آج کی ترقی یافتہ دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس معاشرہ کا ہر فرد انسانی اقدار کا علمبردار تھا۔ ہر فرد کی زندگی اسلامی تعلیمات کی جیتی جاگتی تصویر تھی وہاں اسلام کو سمجھانے کے لیے لمبی لمبی تقریروں اور ضخیم کتابوں کی ضرورت نہیں تھی۔ نو وارد مہمانوں کو صرف مسجد نبوی کے صحن میں ٹھہرا دیا جاتا تھا وہ مسلمانوں کی صورت، ان کا کردار اور چال چلن دیکھ کر اسلام کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔ وہ قرآن کی تفسیر و تشریح صحابہ کرام کی عملی زندگی میں پاتے تھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ نصف صدی کے اندر مسلمانوں نے دنیا کو زیر و زبر کر دیا اور زخم خوردہ، فرق اور سسکتی ہوئی انسانیت کو امن و اطمینان کی نعمت سے مالا مال کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسلام پر عمل کرنے والوں کو انسانی قافلہ کی قیادت سے نواز دیا۔ لیکن بعد میں آنے والے مسلمانوں میں عقیدۂ آخرت کمزور ہو گیا اس کا اثر ان کی عبادات پر پڑا اور اس کے نتیجہ میں ان کے اخلاق بھی بدل گئے۔ ان کے قول و فعل میں یکسانیت نہ رہی اور دنیا کی لالچ نے ان کو اپنے جال میں پھانس لیا وہ انسانی قافلہ کی قیادت میں مطلوبہ صفات سے عاری ہو گئے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی بدل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو غفلت سے بیدار کرنے کے لیے مختلف مصائب سے دوچار کر دیا وہ حاکم سے محکوم بن گئے اسلام کی بدولت ان کو عزت ملی تھی اسلام کو چھوڑتے ہی وہ ذلیل ہو گئے اور جب تک ان کا عقیدۂ آخرت کمزور ہے اور دنیا سے محبت اور آخرت سے غفلت باقی ہے۔ ان سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم ؕ

(اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت امن و عافیت کو آفت و مصیبت میں اس وقت تک تبدیل نہیں کرتے جب تک وہ قوم خود ہی اپنے اعمال و احوال کو برائی اور فساد میں تبدیل نہ کرے)

خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو سب سے پہلے اپنے عقیدہ کو قرآن و سنت کے مطابق درست کرنا ہوگا۔ اس کا اثر ان کی عبادات پر ہوگا اور عبادات ہی کی درستگی سے اخلاق و معاملات درست ہو جائیں گے۔ اندر (دل) کی درستگی ہی سے باہر کا انتشار ختم ہو سکتا ہے اور پوری دنیا تباہی و بربادی سے بچ سکتی ہے

اَلا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ. اَلا وھی القلب۔

بقیہ : حضرت زیاد بن حارثؓ

پانی کو ایک گڑھے میں جمع کر دیا۔ آپؐ نے ہاتھ منہ دھو کر پانی کو کنویں میں ڈال دیا حتیٰ کہ وہ چشمہ جاری ہو گیا پھر آپؐ نے فرمایا اے معاذ اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو دیکھے گا کہ یہ چشمہ باغات و زمین کو سیراب کرے گا۔ بہرحال مقصد یہ ہے کہ یہ معجزات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں فلسفی ان کو ماننے کے لیے تیار نہیں کیونکہ ان کی عقل میں نہیں آتے۔ مولانا رومیؒ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

۱۔ فلسفی منکر شود در فکر و ظن

گو برو سر را بر دیوار زن

یعنی فلسفی جو صرف اپنے فکر و گمان کے باعث ان حقائق کا انکار کرتا ہے۔ اس کو کہنا چاہیئے کہ اپنا سر دیوار پر دے مار۔

۲۔ نطق آب و نطق باد و نطق گل

ہست محسوس حواس اہل دل

یعنی پانی، ہوا، مٹی ان سب کا نطق اہل دل کے حواس کو محسوس ہوتا ہے۔

۳۔ فلسفی کو منکر حنانہ است

از حواس انبیاء بیگانہ است

یعنی فلسفی جو ستون نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے گریہ کا منکر ہے اس کا سبب یہ ہے کہ انبیاء کرام کے حواس کا واقف نہیں

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

بقیہ : اداریہ

ایک بات اس ضمن میں ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کا عدالتی نظام وہی چلا آرہا ہے جو انگریزی دور میں تھا وہ نظام فیصلوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے حالانکہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اس لئے اس ملک کا عدالتی نظام اسلام کے مطابق ہونا چاہیئے۔ بدقسمتی سے اب تک یہاں جتنی بھی حکومتیں آئیں انہوں نے اسلام کو استعمال تو کیا ہے۔ اسلام کے نام پر عوام کو فریب بھی دیا ہے۔ لیکن اسلام نافذ نہیں کیا اب اسلامی جمہوری اتحاد برسر اقتدار آیا ہے۔ جس کے نام کا پہلا جزو ہی اسلام ہے اور آیا بھی اسلامی نظام کے نفاذ کے بلند بانگ دعوئے کے ساتھ ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ ملک کے عدالتی نظام کو بدلے اور اسے اسلام کے مطابق بنائے، سیشن کورٹ سول کورٹ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ یہ سب انگریزی نام ہیں پہلے انہیں مشرف باسلام کرے یعنی ان کے اسلامی نام رکھے اور جج کی حیثیت سے ایسے افراد مقرر کئے جائیں جو مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی اور شرعی قوانین کے بھی ماہر ہوں اگر ایسا ہو جائے تو پھر ہماری عدالتوں میں جو بھی فیصلہ ہوگا وہ اسلام اور شریعت کے مطابق ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ نئی حکومت اس مسئلہ کو اولیت دیتے ہوئے عدالتی نظام کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی پوری کوشش کرے گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے (آمین)

بقیہ : خبر/مردم شماری

کینیڈا جا چکے ہیں اور باقی جانے کی تیاری کر رہے ہیں اس مقصد کے لئے انہوں نے پاسپورٹ حاصل کر رکھے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کو مرتد کر کے قادیانی بنانے کی شرعی سزا موت مقرر کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انٹی قادیانی آرڈیننس مجریہ ۸۴ء کے تحت قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی کے پیش نظر ۱۹۸۴ء سے قادیانیوں کے دسمبر کے سالانہ جلسہ اور اکتوبر میں ہونے والے ذیلی تنظیموں کے اجتماعات پر پابندی کے باوجود ڈپٹی کمشنر جھنگ کی طرف سے ۹ نومبر سے ۱۱ نومبر تک غیر قانونی طور پر خدام الاحمدیہ، اطفال احمدیہ، انصار اللہ لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات کی اجازت دینے کی شدید مذمت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب اور ہوم سیکرٹری سے مطالبہ کیا ہے کہ ان ذیلی تنظیموں کے جلسوں کی اجازت فوری طور پر منسوخ کی جائے اور کسی تجربہ کار معاملہ فہم افسر کو جھنگ کا ڈپٹی کمشنر مقرر کیا جائے انہوں نے اس بات پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت ربوہ میں قادیانیوں کی ہر قسم کی کھیلوں کے ٹورنامنٹ پر پابندی تھی جبکہ ۲۵ ستمبر سے ۲۸ ستمبر ۹۰ء تک ڈپٹی کمشنر جھنگ نے قادیانیوں کے ٹورنامنٹ کی اجازت دے کر متعلقہ آرڈیننس کی خلاف ورزی کی جبکہ تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت الفضل ربوہ کو دو ماہ بند رکھنے کے باوجود آئندہ کے لئے الفضل ربوہ کو بند رکھنے حکم میں ڈی سی جھنگ نے توسیع نہ کی۔ حالانکہ کسی عدالت نے حکم امتناعی جاری نہیں کیا تھا۔ ●●

غیرتِ ایمانی کا تقاضا

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ

قادیانی، اسلام اور ملک کے دشمن ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا رشتہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر مسیلمہ پنجاب مرزا غلام قادیانی سے جوڑ دیا جائے۔ ہر قادیانی چاہے وہ ملازم ہو، دوکاندار ہو، تاجر ہو یا کسی بھی پیشے سے متعلق ہو وہ سب سے پہلے اپنی جماعت کا وفادار ہوتا ہے بعد میں کسی اور کا۔

یاد رکھیئے!

ہر قادیانی اپنی آمد کا دس فیصد اپنے مرکز میں جمع کراتا ہے اور اسی رقم کو قادیانی، مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر آپ قادیانیوں کے ساتھ کاروبار کر رہے ہیں اور لین دین کر رہے ہیں تو گویا مسلمانوں کو مرتد بنانے میں آپ بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں۔

لہٰذا!

غیرتِ ایمانی کا تقاضا ہے کہ تمام مسلمان، قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں۔ اپنے اپنے علاقہ میں مسلمانوں کو قادیانیوں کی دوکانوں اور ان کے کاروباری اداروں سے آگاہ کریں اور مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کریں اور انہیں قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

آپ بھی اپنے علاقے سے قادیانی دکانداروں، اداروں اور فیکٹریوں وغیرہ کے پتے ہمیں ارسال کریں۔
لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ ان کا قادیانی ہونا مصدقہ ہونا چاہیئے۔